۷۸۶
هو الوهاب
۹۲

تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰه

مثنوی

حمایت الاخلاق

باجازت خاص

بادشاہ علم پناہ فضیلت دستگاہ ظل اللہ اعلحضرت امیر المسلمین آصفجاہ سابع مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ نظام الملک ہز اگزالٹیڈ ہائینس نواب میر عثمان علیخاں بہادر فتح جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی فرمانروائے اعلیٰ دولت آصفیہ خلد اللّٰہ ملکہٗ متع المسلمین بطول حیاتہٖ

معنون و موسوم

بنام نامی و اسم گرامی شہزادہ فرخندہ فال بلند اقبال اعظم جاہ نواب میر حمایت علیخاں بہادر ولیعہد ابقاہ اللّٰہ تحت ظل السلطان

مصنفہ

محمد عبد الوہاب عندلیب حیدرآبادی

تصنیف کے صلہ میں سرکار خسروی سے مصنف کو سو پچاس روپے ماہوار اور چار سو روپے نقد عطا ہو شکر الاحسان

مطبوعہ

مفید دکن پریس حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۲۷ ف

نمبر مطبع ۱۴۲ رجسٹر شدہ

فہرست مضامین

وصلِ علی سیدنا ومولانا وشفیعنا وملاذنا وملجانا محمد بعدد کمال اللہ وکما یلیق بکمالہ

حمد

یارب تری حمد کیا رقم ہو — جب لوح پہ سرنگوں قلم ہو
ذرہ ذرہ ہے تیرا مظہر — پتہ پتہ ہے تیرا دفتر
تجھ سے ہی نہال ہر شجر ہے — ہر شاخ تجھی سے بارور ہے
پتلی میں ہے صورتِ نظر تو — ہے نورِ نظر میں جلوہ گر تو
لذت ہے تجھی سے ہر ثمر میں — رونق ہے تجھی سے بحر و بر میں
کعبہ کا نہ عرش کا مکیں ہے — تو دل میں بشر کے جاگزیں ہے
پھولوں میں بسی ہے تیری خوشبو — بلبل کی زباں میں نغمہ زن تو
ہر آنکھ کو تیری جستجو ہے — ہر قلب کو تیری آرزو ہے
تو ہی بیکسوں کا ہے سہارا — بیچاروں کا ت[illegible] ہے چارا
تو ہی اندھوں کا رہنما ہے — لنگڑ[illegible] کا تو عصا ہے

تو سارے جہان کا ہے رزّاق محتاج ترا تمام آفاق
ہو مورِ ضعیف یا سلیماں سب ہیں ترے زیرِ بارِ احساں
سب کی روزی کا تو ہی ضامن حیوان ہو آدمی ہو یا جن
ہے خلق پہ فیض عام تیرا رزّاق، کریم نام تیرا
رحمت کا در کھلا ہوا ہے بے مانگے خزانہ بٹ رہا ہے
خالق ہے جہاں کا پاک ہے تو رفعت دہِ مشتِ خاک ہے تو
تو مالکِ ملکِ لایزالی دارائے ردائے بے مثالی
ہر گل میں نہاں ہے تیری صنعت ہر شے سے عیاں ہے تیری حکمت
جتنے نیرنگ ہیں جہاں کے پردوں میں زمین و آسماں کے
تیری صنعت کے ہیں کرشمے تیری حکمت کے ہیں یہ چشمے
دیکھے جو چمن کے بیل بوٹے آنکھوں نے مزے مزے سے لوٹے
پودوں کی یہ پُربہار وردی گویا اطلس ہے لاجوردی
ہر برگ و شگوفہ تر زباں ہے تیری صنعت کا ترجماں ہے
جو چاہا وہ تو نے کر دکھایا کن سے کونین کو بنایا
مانا کہ بہت بلند ہے عقل ادراک میں ارجمند ہے عقل
گو عقل نے لاکھ سر کھپایا لیکن ترا بھید کچھ نہ پایا
خورشید سے تا بہ ذرہ ذرہ سرگرم ثنا ہے روز مرّہ
ہو ماہ، سما، سمک کہ ماہی دیتے ہیں سبھی تری گواہی
پرتو جو پڑا ترے کرم کا جگنو کا بھی نصیب چمکا

ہر ہست پہ ور ہے تیری ہستی
حاصل ہے تجھی کو چیرہ دستی
توفیق تری نہ ہو جو یاور
بندوں کا چلے نہ کام دم بھر
تیرے ہی کرم کا آسرا ہے
انسان ضعیف ورنہ کیا ہے
گر فضل ترا ہو شامل حال
جھک جھک کے کرے سلام اقبال
چمکے جو تری عطا کا خورشید
نکلے دل شب سے صبح امید
اٹھے جو تری سخا کا بادل
گل سرو کو بید کو ملے پھل
سر سبز ہے مدعا تجھی سے
پاتی ہے اثر دعا تجھی سے

نعت

ساقی چشم کرم کا صدقہ
اپنے فیض اعم کا صدقہ
صدقہ رندان بے ریا کا
صدقہ پیران پارسا کا
قربان نگاہ مست بھر دے
ساغر میں مئے الست بھر دے
ساغر مرا قلب با صفا ہو
مے عشق رسول کبریا ہو
ہاں تہمت عقل و ہوش کب تک
اندازۂ نا و نوش کب تک
سودائے سر خمار تا چند
کیفیت انتظار تا چند
اے باعث شان مے پرستاں
جان و ایمان مے پرستاں
کوثر ترا سلسبیل تیری
تا حشر رہے سبیل تیری
ہو جائے نگاہ لطف دہر بھی
ٹھنڈا مرا دل بھی ہو جگر بھی
دے بہر خدا مجھے گلابی
کھو دے جو حجاب و بیحجابی

جو رنگ دوئی کو صاف ہووے | فرق من و تو کو دل سے کھووے
عالم یہ مرے سرور کا ہو | رنگ آتش تر میں نور کا ہو
محفل میں بند ہے ہوائے قلقل | ہو صل علیٰ صدائے قلقل
پاس ادب و سر حیا ہو | توبہ کی شکست بے صدا ہو
ملحوظ ادب ہو ہر نظر سے | ساغر بھی یہاں چلے تو سر سے
نظریں پڑتی ہوں محبت سب کی | میں نعت پڑھوں حبیب رب کی

اے صل علیٰ رسول اکرم
وجہ تکوین جملہ عالم

کس کا ذکر آگیا زباں پر | پہنچا ہے دماغ آسماں پر
اس نام پہ میری جان صدقے | کیا جان مری جہان صدقے
وہ دُرِ یتیم بحرِ سرمد | وہ احمد و حامد و محمد
وہ جلوہ گر مقامِ محمود | وہ فرع وجود و اصل مقصود
وہ مظہر ذات پاک برحق | شکل انسان و نور مطلق
وہ کامل و اکمل و مکمل | سب کے بعد اور سب سے اول
پیغام خدا کا لانیوالا | کونین کی آنکھ کا اجالا
آیا اکسیر ساتھ لایا | کھوٹے کو کیا کھرا بنایا
نقشے سب شرک کے مٹائے | رستے توحید کے دکھائے
کی ظلمت کفر ایسی کافور | ہر سو نظر آیا نور ہی نور
سر جھک گیا کفر کے علم کا | اسلام کا آفتاب چمکا

چھائی تھی جو گرد شرک بدعت — تھا قطرہ زن اسپ ابر رحمت
آیا جو قدم حبیب حق کا — نکلے کعبے سے لات و عزّیٰ
عالم سے مٹی صنم پرستی — معدوم ہوئی بتوں کی ہستی
ناقوس بجا کے کوس رحلت — یکسر ہوئے بتکدوں سے رخصت
کثرت نے دکھائی شکل وحدت — بجنے لگی پنجگانہ نوبت
اٹھا وہ غلغلہ اذاں کا — گنبد گونج اٹھا آسماں کا
زردشتی زرد ہو گئے سب — آتشکدے سرد ہو گئے سب
اللہ ری سرزمیں عرب کی — مولد جو بنی حبیب رب کی
پہلے تھی پست تر سمک سے — باتیں کرنے لگی فلک سے
اس خسرو دیں کے چار یار تھے — صادق عادل ولی حیادار

وہ رکن رکین دین یزداں
بوبکر(رض) عمر(رض) علی(رض) و عثماں(رض)

اس ماہ کے گرد چاروں اختر — تھے ایک ہی نور سے منوّر
شیوہ یاران باصفا کا — صدق و عدل و ولا حیا تھا
پروانہ شمع مصطفےٰ تھے — دلدادہ نور کبریا تھے
پابند طریقہ شریعت — جاندادہ قوم و ملک و ملت
بندے تسلیم کے رضا کے — محکوم تھے مرضی خدا کے
حکم محکم کے دل سے محکوم — انکے رتبے خدا کو معلوم
افضل بعد نبی تھے چاروں — جان امت ہی تھے چاروں

بے شبہ ہیں امہات امت — ازواج مطہرات حضرت

آل و امجاد و عترت پاک — سرمہ مرا انکے پاؤں کی خاک

صدقے ہوں حسینؓ پر حسنؓ پر — قربان ہوں دل سے پنجتن پر

کیونکر نہ تصدق اپنے ہو جان — جنکی الفت ہو جزو ایمان

جب حب جناب فاطمہؓ ہو

ایمان پہ کیوں نہ خاتمہ ہو

مدح

اعلیٰحضرت قدر قدرت فلک رفعت ملک رتبت خورشید سپہر سلطنت و کامرانی نیر اعظم جہانبانی و کشورستانی اختر برج عظمت و تاجداری گوہر درج حشمت و شہریاری رونق افزائے بزم سلاطین مسند آرائے تاجداران مملکت دکن آصفجاہ سابع مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ جی سی ایس آئی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فرمانروائے دولت آصفیہ اعلائے ادام اللہ اقبالہ و جلالہ

ہاں بلبل فکر نغمہ زن ہو — شہرہ تیرا چمن چمن ہو

نغمہ وہ کہ گل کے دلنشیں ہو — غنچہ کی زباں پہ آفریں ہو
دلچسپ ترانہ اس قدر ہو — مرغ سدرہ کے دل میں گھر ہو
پیدا نہیں گو نظیر تیرا — خامہ تو ہے ہم صفیر تیرا
وہ خامہ زباں کو جس پہ ہو ناز — وہ خامہ روش ہو جس کی اعجاز
مضمون کہن ہوں جس سے تازہ — ہو چہرۂ نظم کا جو غازہ
وہ نظم سخن کی جس سے تزئیں — ہو جس پہ نثار نظم پروین
وہ نظم جو حاصل سخن ہو — وہ نظم جو شمع انجمن ہو
وہ نظم جو جان شاعری ہو — زیبندہ شان شاعری ہو
وہ نظم دلوں میں جو اتر جائے — لذت جس کی نفس بھر جائے
وہ نظم کہ روشنی نگہ کی — وہ نظم ثنا ہو جس شہ کی
وہ شاہ جو آسماں حشم ہے — رشک دارا و فخر جم ہے
وہ شاہ جو معدن سخا ہے — وہ شاہ جو سایۂ خدا ہے
آصف لقب نظام سابع — سیارہ ہفتگانہ تابع
عثمان علی فیض گنجور — اعلیحضرت حضور پر نور
فرمانفرمائے ملک و کشور — فرمانبردار شرع انور
پابند شریعت محمد — سرمایۂ نازش اب و جد
کشاف رموز نکتہ دانی — شاہنشہ کشور معانی
ہے نظم کا انتظام اس سے — کیا ہو کوئی ہم کلام اس سے
یکتا ہے جو فن میں جان فن ہے — سلطان قلمرو سخن ہے

خورشید سپہر کامگاری — رونق دہ تاج شہریاری
زیب اورنگ بادشاہی — صدر بزم جہاں پناہی
فیاض و کریم و بندہ پرور — دانا و فہیم و عدل گستر
تسخیر کنندۂ دل و جاں — ہے عہد کا اپنے یہ سلیماں
ابر گلزار آصفی ہے — یہ جان بہار آصفی ہے
دریائے کرم رواں ہوا ہے — سیراب اس سے جہاں ہوا ہے
گلشن گلشن ہے نزہت اسکی — معدن معدن سخاوت اسکی
ملجائے جہاں ہے کنگ کوٹھی — ماوائے جہاں ہے کنگ کوٹھی
کہتا ہے زمانہ ہوکے دلشاد — آباد رہے یہ حیدرآباد
انصاف کے در کھلے ہوئے ہیں — ہر شام و سحر کھلے ہوئے ہیں
بیداد کی مٹ گئی ہے بنیاد — آتی نہیں اب صدائے فریاد
پرسوز نہیں فغان بلبل — اب نغمے ہیں اور ساغر گل
دنیا سے مٹا ہے نام آزار — نرگس بھی نہیں چمن میں بیمار
کیا بات ہے آصفی عطا کی — آرام سے خلق ہے خدا کی
فتنہ ہے نہ شور ہے نہ غل ہے — آہنگ زمانہ صلح کل ہے
مومن، ترسا، یہود، کافر — آپس میں ہیں مثل شیر و شکر
ہے شاہ کو آرزو تو یہ ہے — گر کوئی ہے جستجو تو یہ ہے
پہنچے خلق خدا کو آرام — روشن رہے مثل صبح ہر شام
بجلی کے چراغ جل رہے ہیں — آرام سے لوگ چل رہے ہیں

سڑکیں بھی وسیع و دلکشا ہیں — بازار ہیں جتنے خوشنما ہیں
سازش کا اثر نہیں دکن میں — کانٹا نہیں کوئی اس چمن میں
اے داورِ حشر تا قیامت — یہ شاہ، یہ ملک، یہ رعیت
شاداں ہو حصول مدعا سے — سرسبز ہو رحمت خدا سے
گلزار شہی بہار پر ہو — صد مایۂ فرحتِ نظر ہو

شاداں فرحاں ہو آل اولاد
دشمن پامال دوستاں شاد



تمہیدِ کتاب

مشہور ہیں حاسدانِ اسلام — رکھتے ہیں وہ دشمنی سے الزام
کرتے ہیں یہ حاسدانہ تقریر — پھیلا ہے یہ دیں بزورِ شمشیر
تاریخ میں رکھتے ہیں تو غل — اتنا بھی نہیں کیا تامل
اسلام کا بانیِ مبانی — وہ ختمِ رسل نبیِ امی
رکھتا تھا نہ پاس مالِ دنیا — لشکر تھا نہ زر نہ زور اصلا
جب قوم نے دی بہت اذیت — دکھ درد سہے سہی مصیبت
آفاتِ وطن کا وہ مہاجر — راہِ حق میں ہوا مسافر
طائف میں گیا وہ نیک فرجام — پایا نہ وہاں بھی جب کچھ آرام
ڈالا یثرب میں اپنا ڈیرا — طیبہ نام اسکا رکھ کے ٹھیرا
تھا بحرِ کرم جو موج در موج — داخل ہوئے لوگ فوج در فوج
اسکی صحبت میں تھی وہ تاثیر — کر لیتی تھی جو دلوں کی تسخیر
گرویدہ ہوئے کچھ ایسے انصار — سر دینے کو جان و دل سے تیار

آپس میں کئے معاملے بھی	دشمن سے کئے مقابلے بھی
تھم تھم کے پڑے ہیں تہلکوں میں	جم جم کے لڑے ہیں معرکوں میں
دشمن تھے نبیؐ کے جتنے کفّار	کیا کیا نہ رہے ہیں گرم پیکار
جتنے تھے قبیلے والے اظلم	کرنے لگے حملہ ہائے پیہم
لیکن وہ خدا کا نام لیوا	توحید کا جاں نثار و شیدا
دلمیں نہ ہوا ذرا ہراساں	گو جنگ کا تھا نہ کچھ بھی ساماں
لیکر ہمراہ چند انصار	ہر دم تھا مدافعت پہ تیار
تاریخ میں واقعے ہیں لکھے	کی جنگ نبیؐ نے کسطرح سے
ابطال کا تھا معارض احقاق	شمشیر کے تھے مقابل اخلاق
حضرتؐ کے معین تھے جو انصار	تھے مومن و متقی و دیندار
ہر اک ان میں تھا فرد یکتا	میدان وفا کا مرد یکتا
وہ خوئے حسن وہ نیک سیرت	کرتی تھی اسیر دام الفت
اخلاق سے پیش آتے تھے یوں	دل ہوتے تھے کافروں کے مفتوں
ان کے وہ نعرہ ہائے تکبیر	کر لیتے تھے دلوں کو تسخیر
حقانیت کا ایسا تھا جوش	اڑ جاتے تھے کافروں کے سب ہوش
یوں نصرت حق ہوئی نمودار	مغلوب ہوئے تمام کفّار
حقانیّت سے دل پسیجا	باطل کو دکھایا حق نے نیچا
قبضے میں جو صرف ہوتی تلوار	کب ہوتا کوئی یوں مددگار
ہوتے ہجرت پہ کیوں وہ مجبور	ہوتے اپنے وطن سے کیوں دور

آغاز میں زور تھا نہ زر تھا وہ دُرِّ یتیم بے پدر تھا

ہمراہ نہ فوج تھی نہ لشکر قبضے میں نہ مال تھا نہ کچھ زر

توحید کا وعظ راہبر تھا اسلام کا جوش ہی سپر تھا

اخلاقِ حسن کا یہ کرشمہ قطرہ قطرہ تھا چشمہ چشمہ

کمزور تھی ابتدائے اسلام لیکن تھا قوی خدائے اسلام

یوں دین ہدیٰ جہاں میں پھیلا ہونے پایا رواں نہ میلا

اسلام کی وجہ شان و شوکت قرآں کی ایک ایک آیت

اسلام کی ہے یہی صداقت شمشیر کی بھی چلی نہ طاقت

تھے اہلِ کتاب صاحبِ تاج تھا ظلم و ستم کا ہر طرف راج

شمشیر کا زور تھا جہاں میں بیداد کا شور تھا جہاں میں

اسلام ہوا جب انپہ روشن جھکنے لگی آپ انکی گردن

تلوار میں ہوتی کچھ جو طاقت ہوتی نہ دلوں کو حق سے الفت

باطل کی طرف تھا زورِ شمشیر باطل کی ہر طرف تھی جاگیر

بیدینی و شرک و بت پرستی قتل و غارت زنا و مستی

القصہ یہ سب ذلیل رسمیں جاری تھیں۔ عرب تھا انکے بس میں

جب دینِ ہدیٰ ہوا نمودار تابندہ ہوئے قلوبِ انصار

اخلاق کا اِک نمونہ بنکر کونین کو کرلیا مسخر

عزم بالجزم فوج و لشکر فتح و نصرت تھی یار و یاور

دینِ حق کی معین و حامی تھی بعد خدا کے نیکنامی

جبتک رہے بعد کو مسلماں پابند اصول پاک قرآں

جب تک ہے دین حق پہ محکم — شیرازہ ہوا نہ انکا برہم
ہر جا رہا ان کا بول بالا — دشمن کا منہ ہوا ہی کالا
کچھ ایسی ہوئی مدد خدا کی — دین و دنیا انہیں عطا کی
لیکن بدلی جب ان کی حالت — پیدا ہوئی قوم میں ضلالت
اسلام کے وہ ستودہ اخلاق — تسخیر ہوا تھا جن سے آفاق
ہونے لگے غیر ان کے پابند — اسلام سے سیکھ سیکھ کر پند
معراج کمال پر ہیں وہ آج — ساری دنیا ہے اُن کی محتاج
لے لیکے اصول اہل اسلام — پایا یورپ نے اسقدر نام
دیکھو قرآن کے اوامر — تم پر ہوگی یہ بات ظاہر
اہل یورپ کی خوبیاں سب — قرآن کی آیتوں کا مطلب
لیکن وہ نہیں زبان سے قائل — دیکھے کوئی انکا چیر کر دل
کہتے ہیں حسد سے ہوکے دلگیر — پھیلا ہے یہ دیں بزور شمشیر
غیروں نے اصول ہم سے لیکر — حاصل کئے ملک و دولت و زر
اسلام سے لیکے اچھے اخلاق — وہ تو دنیا میں ہو گئے طاق
لیکن ہمنے بھلا دیا سب — معنے، مفہوم، لفظ، مطلب
ہے عادت پاک ربِ یکتا — حالت نہیں قوم کی بدلتا؎

؎ لَا یُغَیِّرُ اللّٰہُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد ۲۶) جو (نعمت) کسی قوم کو (خدا کیطرف سے) حاصل ہو جب تک وہ (قوم) اپنی ذاتی صلاحیت کو نہ بدلے خدا اُس (نعمت) میں کسی طرح تغیر (وتبدل) نہیں کیا کرتا۔ ۱۲

جب تک کہ وہ خود نہ بدلے حالت | جاری ہے اسی پہ حق کی عادت
بدلا جب سے ہمارا احوال | ہاتھوں سے ہوئے ہم اپنے پامال
جاتی رہی سب ہماری شوکت | ہم ہو گئے خوار و بے بضاعت
فکرِ دنیا میں پڑ گئے ہم | کیسے بنکر بگڑ گئے ہم
جب دین کا کام بن نہ آیا | دنیا سے بھی کوئی پھل نہ پایا
اب بھی اگر اچھی عادتیں ہوں | بگڑی ہوئی یوں نہ حالتیں ہوں
پہلے جیسے تھے ہوں اگر ہم | پھر ہم ہوں وہی، وہی ہو عالم
جب ہم میں وہی کمال ہوگا | دنیا میں وہی جلال ہوگا
عالم ہو جائیگا ہمارا | چمکیگا نصیب کا ستارا
دنیا پھر زر خرید ہو جائے | جو صبح ہو صبح عید ہو جائے
پھر اوج کمال پر ہو اقبال | اچھے ہوں اگر ہمارے اعمال
تعمیل اوامر و نواہی | آنے دیگی نہ پھر تباہی
جب امر خدا کو جان لینگے | جب حکم رسول مان لینگے
جب جرم سے اجتناب ہوگا | خوف و خطر عذاب ہوگا
ہر امر پہ ہم عمل کریں جب | تعمیل ہو جب خواہشِ رب
اخلاقِ حسن ہوں دلمیں قائم | قرآن پہ جب عمل ہو دائم
ایمان قرآن پر جو لائیں | سیکھیں، سمجھیں، پڑھیں پڑھائیں
عادت جو بری ہو چھوڑ دیں ہم | اس عیب کا نام بھی نہ لیں ہم
جسکو اچھا کہا خدا نے | یا ہادی شرع مصطفےٰ[٢١] نے

اسکو ہم جان و دل سے مانیں
احکام کو اس کے فرض جانیں

اخلاق نہوں جو بد ہمارے
اپنی بگڑی عدو سنوارے

ہم سے راضی اگر رہے رب
اپنے ہیں زمین و آسمان سب

ناراض اگر رہے نہ مولا
پھر تو بنجائے دین و دنیا

اخلاق ہے اصل مذہب اپنا
خوشنود اسی سے ہے رب اپنا

اخلاق ہیں واقعی بڑی چیز
اخلاق ہیں بیگمان دلاویز

اچھے عادات اچھے اعمال
پیدا کرتے ہیں جاہ و اقبال

انسان ہے ایک بیبہا دُر
اخلاق سے اسکو ہے تفاخر

انساں کو خُلق سے شرف ہے
یہ اک موتی ہے وہ صدف ہے

اوصاف حسن ہیں اس سے مقصود
جسمیں ہے رہ نجات موجود

اوصاف بشر کے جبکہ ہوں نیک
دلدادہ بنے پھر اسکا ہر ایک

اس بات کی ہے بڑی ضرورت
ہم کو اسکی ہے سخت حاجت

اخلاق میں ہم ہوں پہلے کامل
پھر ہم کو عروج ہوگا حاصل

جو بات کہ بچپنے میں ہو یاد
قایم رہتی ہے اسکی بنیاد

کر لیتا ہے دل قبول تاثیر
دل میں ہو جاتی ہے وہ جاگیر

طفلی میں جو بات دل میں جا پائے
ممکن نہیں پھر مٹائے مٹ جائے

جو بات کہ دل میں مرتسم ہو
پھر اسکا اثر کبھی نہ کم ہو

بچپن ہی میں ہے یہ قابلیت
طفلی ہی میں ہے فقط یہ ندرت

ہے قابل قدر یہ زمانہ
دولت ہے یہی یہی خزانہ

جب ذہن میں جمگئی کوئی بات
اچھی ہو وہ کہ ہو بُری بات

نکلیگی نہ دل سے مرتے دم تک
چھوڑیگی نہ ساتھ وہ عدم تک

بچپن میں جو بات دلنشیں ہو
پتھر کی لکیر ہے سمجھ لو

رہتا ہے یہ بچپنے میں دل صاف
جسطرح کہ آئینہ ہو شفاف

آئینہ میں منعکس ہو جو شئے
دیکھوگے بعینہٖ وہی ہے

شیشہ ہو مگر جو زنگ آلود
ہو جائیگا انعکاس مفقود

اکثر نادان باپ اور ماں
بچوں کے سبب سے ہیں پریشاں

بچپن میں جو تربیت نہیں کی
خوگر نہ ہوئی طبیعت اُنکی

نیکی جو انہیں نہیں سکھائی
پیدا ہوئی انہیں ہر برائی

ماں باپ پہ اسلئے ہے لازم
اولاد کے حق میں ہوں نہ ظالم

ہے ظلم اگر نہ تربیت ہو
ٹوکو جو خلاف مصلحت ہو

بچپن ہی سے ہو اٹھان ایسی
پہچان لیں جس سے قدر نیکی

نیکی کا خیال راہبر ہو
نیکی شمشیر ہو سپر ہو

بچپن میں یہ بیج بودئے جائیں
تا بڑھ کے جہاں میں پھول پھل لائیں

ہو جائیں وہ دلنشیں جو دیں
تا ساعت مرگ پھر نہ نکلیں

بچپن ہی میں آدمی بناؤ
اس عمر میں چاہے جو سکھاؤ

دشوار ہو پھر تو انکی اصلاح
مشکل ہے بہت مسن کی اصلاح

سینے یہ کہی اصول کی بات
اسپر نہ چلے کوئی تو ہیہات

بڑھکر اولاد سے ہے کیا شئے
ناداں ہے جوان سے بیخبر ہے

نظمیں لکھی ہیں ہیں نے جو چند — ہے ان میں بیان خُلق پابند
ہر خُلق ہر ایک امر تادیب — ان میں منظوم ہے بہ ترتیب
جو کچھ کہ بُرا بھلا لکھا ہے — تاثیر ہو اسمیں یہ دعا ہے
بچوں کو اگر یہ یاد ہو جائے — ماں باپ کا دل ہی شاد ہو جائے
ہوں ذہن نشین اصول اخلاق — کام آئیں ہمیشہ بنکے تریاق
سکہ نیکی کا بیٹھ جائے — دل سے نہ مٹے کبھی مٹائے
بچپن میں سکھائیں نیک آگر خوب — کونپلی ڈالی بھوڑتی ہے خوب
سوکھی ڈالی خماؤ جھٹ سے — دو ٹکڑے ٹوٹ کر ہو جھٹ سے
نیکی کا خیال آئے جب آئے — نقشہ یہ دل پہ نقش ہو جائے
لنگر اٹھ جائے ہر بدی کا — جھنڈا اگر جائے راستی کا
بچے جسدم جوان ہو جائیں — اچھے اخلاق اپنے میں پائیں
سیکھو اخلاق پہلے بچو! — اقبال کا راز اسکو سمجھو
بتلاتے ہیں ہم جو کام اچھے — تم سیکھ لو ان کو شوق دل سے
کرنے کے جو کام ہیں کرو تم — ممنوع امور سے ڈرو تم
اس ذکر سے فائدہ اٹھاؤ — دستورِ عمل اسے بناؤ
تم اس پہ عمل اگر کروگے — آفاق میں نیکنام ہوگے
پاؤگے نتیجہ نیک اس کا — حاصل تمہیں ہونگے دین و دنیا
دنیا میں بھی کامیاب ہوگے — عقبے میں بہت ثواب لوگے

پتہ خانہ پتھر گٹی حیدرآباد دکن
سلخ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

محمد عبد الوہاب عندلیب

طاعت و اطاعت

لوگو رب کی کرو عبادت — حاصل ہوگی تمہیں سعادت
جسنے بخشی تمہیں یہ ہستی — اور اگلے زمانے والوں کو بھی
سب کا ہے وہی بنانے والا — ہے مارنے اور جلانے والا
جب دل سے کرو خدا کی طاعت — حاصل ہو تقوےٰ و طہارت
مشہور ہے یہ مثل کہ انسان — ہے بندۂ جود و لطف و احسان
تم پر جو کرے کوئی عنایت — دل سے کرتے ہو اسکی عظمت
ماں باپ ہوں یا ہو پیر اُستاد — یا حاکمِ وقت صاحب داد
یا دوست ہو کوئی یا مُربی — جسنے بچپن میں پرورش کی
ہو جاتے ہو تم غلام سب کے — پھر کیوں نہ ہو بندے اپنے رب کے
بندے ہو تو بندگی ہی لازم — احکامِ خدا کے ہو لازم
جو طرز ہے اسکی بندگی کی — حضرتؐ نے سکھائی ہمنے سیکھی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جسنے تم کو اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا عجب نہیں کہ تم پرہیزگار بنو

سمجھے ہر ایک دل سے مانے ۔۔۔ فرمایا یا حبیبِ کبریا نے
کرتا ہوں میں جسطرح عبادت ۔۔۔ یونہی کرو تم بھی اسکی طاعت
ہے آپ کا قول و فعل سنت ۔۔۔ سنت کے خلاف ہو تو بدعت
سنت کی تلاش میں رہو تم ۔۔۔ بدعت کا نام تک نہ لو تم
خود حق نے کیا ہے ہم سے ارشاد ۔۔۔ لازم ہے کہ ہم رکھیں اسے یاد
جملہ اوصاف ہیں نبی میں ۔۔۔ آسکتے نہیں ہیں جو کسی میں
کرتے رہو پیروی انہیں کی ۔۔۔ ملجائیگی ہر طرح کی نیکی
اسلام کے ہونہار لڑکو! ۔۔۔ ایمان کو اپنے تم سنبھالو
اعمال اچھے کیا کرو تم ۔۔۔ تکلیف بھی ہو تو جھیل لو تم
دنیا کی نہیں ہے کچھ بھی عزت ۔۔۔ عقبےٰ کی بڑی ہے شان و شوکت
دنیا کیلئے نہ دین کھونا ۔۔۔ ورنہ ہوگا ہمیشہ رونا
اللہ نے کی وجود بخشی ۔۔۔ عزت بخشی، نمود بخشی
ممتاز کیا ہے نعمتوں سے ۔۔۔ رہتے ہو مدام راحتوں سے
لازم ہے تمہیں بھی اسکی طاعت ۔۔۔ ہو جسمیں ادائے شکر نعمت
ہے شکر سے ازدیادِ نعمت ۔۔۔ اور کفر سے ہوتی ہے ہلاکت

سہ صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۱۲- (ترجمہ) پورا شعر۔

سہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب ع۳) مسلمانو! تمہارے لئے (پیروی کرنیکو) رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے ۱۲

وہ ختم پیمبران مرسل[۱] — مخلوق ہوئے جو سب سے اوّل
تھے محو اتنے نیاز میں آپ — پاؤں پہ ورم نماز میں آپ
لوگوں نے یہ عرض کی ادب سے — رتبہ میں ہیں آپ بڑھ کے سب سے
پھر کیوں اتنی جفا کشی ہے — جس سے صحت بگڑ گئی ہے
حضرتؐ نے کہا بہ لطف و احساں — بے شک مجھ پہ ہے فضل یزداں
جب مجھ پہ ہے اسقدر عنایت — واجب ہی کروں زیادہ طاعت
کیونکہ نہ بنوں میں عبد شاکر[۱] — محروم ہے نعمتوں سے کافر
محبوب خدا کا جب یہ تھا حال — لازم ہے چلیں انھیں کی ہم چال
طاعت سے دلوں کو شاد رکھیں — اپنے منعم کو یاد رکھیں
جس سے ہو ہمارا بول بالا — حاصل ہو رضائے حق تعالیٰ
حضرتؐ کو ہوا خطاب رب سے — کہدو میرا یہ حکم سب سے
"تم کو ہے اگر خدا سے الفت[۲] — تم میری کیا کرو اطاعت"
محبوب خدا کی پیروی سے — محبوب خدا کے تم بنو گے
قرآن میں یوں کہا خدا نے — بندوں کی طرف خطاب کر کے
اللہ کی جو نشانیاں ہیں[۳] — جنمیں سب خوبیاں عیاں ہیں

---

[۱] اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ۱۲ ترجمہ (راوی)

[۲] قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۴۶) (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ بھی) تم کو دوست رکھے ۱۲

[۳] وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ (الحج ۲۶) جو شخص ان چیزوں کا ادب ملحوظ رکھے جو خدا سے نامزد کیگئی ہوں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے ۱۲

انکی تعظیم جو کرے گا   حاصل ہوگا دلوں میں تقوےٰ
کیا کیا ہیں نشانیاں خدا کی   جنمیں ہے صفتِ علیا خدا کی
جیسے کہ تمام انبیا ہیں   جنکے سردار مصطفےٰ ہیں
اور جملہ صحائف سماوی   جنمیں قرآں ہے سب سے عالی
لوحِ محفوظ کا نمونا   قرآن ہی۔ بے وضو نہ چھونا
علم و عرفاں سے ہی لبریز   قرآن شریف ہے بڑی چیز
ایمان ایقان کو بڑھاؤ   تعظیم کرو پڑھو پڑھاؤ
تعمیرِ خلیل ابن آذر   اللہ کی قسم خدا کا ہے گھر
تعظیم اسکی بھی دل سے کرنا   ہاں سوچ سمجھ کے پاؤں دھرنا
عظمت کے نہ کچھ خلاف کرنا   صدقے ہونا طواف کرنا
تم بول و براز کو جو بیٹھو   قبلہ کو نہ پیٹھ ہو نہ رخ ہو
ذرہ ذرہ ہے رو کشِ ماہ   چپہ چپہ شعائر اللہ
مروہ ہو صفا ہو یا ہو مشعر   عظمت ہر اک کی ہے مقرر
قربانی جو مکے بھیجی جائے   وہ بھی ہے شعائر خدا سے
وہ دُرِّ یتیم کا دفینہ   کعبے کا بھی کعبہ وہ مدینہ
توقیر جہاں کی ہے حضوری   تعظیم اسکی بھی ہے ضروری
ہیں اسکے سوا بھی جو معابد   بیت الاقصیٰ ہو یا مساجد
جتنے کہ خدا کے اولیا ہیں   وہ سارے شعائر خدا ہیں
جتنی ہیں مذہبی کتابیں   تفسیر ہو یا حدیث آئیں

یا فقہ کے اس میں ہوں مسائل | توحید خدا کے ہوں دلائل

یا سیرت اولیاؒ بیاں ہو | یا سنت انبیاؑ عیاں ہو

عزت کی نظر سے سب کو دیکھو | عظمت کی نظر سے سب کو دیکھو

تاج اپنے سروں کا تم بناؤ | اور پاؤں نہ اس طرف بڑھاؤ

واجب ہے ان سبھوں کا اکرام | یہ سارے تعبدی ہیں احکام

جس دل کو دیا خدا نے تقوےٰ | پابند رہیگا وہ ادب کا

اصحاب نبیؐ سے سیکھو تعظیم | کرتے تھے نبیؐ کی کیسی تکریم

حضرتؐ کے حضور میں سب اصحابؓ | رہتے تھے سرنگوں بہ آداب

جنبش کرتے نہیں تھے اصلا | گویا بیٹھی ہے سر پہ چڑیا

چلا کے کبھی نہ بولتے تھے | ہیبت سے زباں نہ کھولتے تھے

حضرتؐ نے کیا ہے یہ ارشاد | لڑکو ہر دم اسے رکھو یاد

چھوٹوں پر جو کرے شفقت | اور اپنے بڑوں کی دل سے عظمت

ے کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِہِمُ الطَّیْرُ ۱۲ ترجمہ پورا مصرع۔

ے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ (ترمذی)

جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا وقر نہ کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں اور (اسی طرح) جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ بھی ہمارے طریقے پر نہیں ۱۲

تو اُسکو حقیقت جاننا تم — مومن ہرگز نہ ماننا تم

حضرتؐ نے ادب ہمیں سکھایا — ورنہ نہ پلٹتی اپنی کایا

فرماتے ہیں یوں رسولِ اکرمؐ — رحمت ہو خدا کی انپہ ہر دم

بھیجا گیا میں اسی غرض سے — نیکی کے بتاؤں سب طریقے

اخلاق تمہارے نیک کر دوں — نورِ عرفاں سے دلکو بھر دوں

اے فردِ فرید برگزیدہ — مثلِ تو ندیدہ ہیچ دیدہ

جسمِ آداب ہے شریعت — جانِ اخلاق ہے طریقت

فرمایا حبیبِ کبریا نے — مانباپ ہمارے انپہ صدقے

جنت مخفی ہے طاعتوں میں — دوزخ پنہاں ہے شہوتوں میں

طاعت ہے عبادتِ الٰہی — شہوت میں ہے نفس کی تباہی

قرآں میں یہ ہے خدا کا ارشاد — بندوں کو کیا ہے اسطرح شاد

جس شخص نے نفس کو کیا پاک — ہر خواہشِ بد پہ ڈالدی خاک

سہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۱۲ (ترجمہ) دو شعر۔

عہ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ ۱۲ (ترجمہ) پورا شعر

سہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (الشمس ع ۲) جس نے اپنی روح کو (شرک اور بداخلاقی کی گندگی سے) پاک کیا (وہ) ضرور اپنی مراد کو پہنچا۔ اور جس نے اُسکو دبا یا (وہ) ضرور گھاٹے میں رہا ۱۲ (دبا دینے سے مراد یہ ہے کہ اسکے عیوب کی اصلاح تو نہیں کی بلکہ اس گندگی پہ خاک ڈالدی تاکہ اسکی فضیحت ظاہر نہ ہو)

بے شک وہ ہوا خدا کا پیارا — عقبیٰ میں مراد کو وہ پہنچا
اور جسنے کیا خلافِ مولا — ہو کر رہا خواہشوں کا بندا
جسنے بیج اسطرح کا بویا — دنیا پائی تو دین کھویا
ناکام رہے گا عاقبت میں — پھل پائیگا کچھ نہ آخرت میں
پچھتائیگا اپنا سر دھنیگا — دوزخ کی وعید وہ سنیگا
لڑکو تم بھی یہ یاد رکھو — دل طاعتِ حق سے شاد رکھو
عصیاں کیطرف کبھی نہ جانا — طاعت ہی میں اپنا دل لگانا
ناٹک کا مذاق ناچ اور رنگ — بدکاری و فحش کا ہر اک ڈہنگ
چوسر شطرنج نرد بازی — بد عہدی و فسق و حیلہ سازی
آوارہ و بے شعور لڑکے — خوش ہوتے ہیں انمیں لڑ جھگڑ کے
نفسِ بد کا ہے یہ تقاضا — اس سے بچنا ہے عین تقویٰ
طاعت کے امور بھی بتا دوں — انکی تفصیل بھی سنا دوں
مسجد میں یہ نجگانہ طاعت — بر وقت ہو با خلوصِ نیت
قرآں کی تلاوت و وظائف — تفسیر و حدیث کے لطائف
اوراد درود اور دلائل — اور وعظ شریف کے محافل
تحصیلِ علوم میں ہو شاغل — تکمیلِ نفوس میں رہے دل
تدبیرِ معاش و خانہ داری — بیوہ بیکس کی غمگساری
اللہ کی یاد صدقِ دلسے — اور چھوٹنا قیدِ آب و گل سے
مرشد، مانباپ اور اُستاد — رکھنا خدمت سے سب کا دل شاد

سلطان کی چاہیے اطاعت   رہ جائے نہ تم سے حقِ خدمت
اولاد و تلامذہ کی تعلیم   پیروں کی مشائخوں کی تعظیم
تعمیل حدیثِ مصطفےٰ کی   تعظیم ائمۂ ہدےٰ کی
سنت کے خلاف کچھ نہ کرنا   بدعت پر کان تک نہ دھرنا

اطاعتِ والدین

اے قوم کے ہونہار لڑکو   باتیں بچپن کی اپنی سن لو
رکھتے تھے نہ کچھ بھی تم لیاقت   تھی نام کو بھی نہ کوئی طاقت
بستر پہ پڑے ہمکتے تھے تم   کروٹ بھی بدل نہ سکتے تھے تم
حاجت ہر وقت تھی مدد کی   مطلق تھی سمجھ نہ نیک و بد کی
دیتے تھے نہ ہاتھ پاؤں یاری   چلنے پھرنے سے تم تھے عاری
تھی ایسی تمہاری حالتِ زار   مکھی کا اڑانا بھی تھا دشوار
ہر طرح سے جبکہ تم تھے لاچار   ماں باپ ہی تھے تمہارے غمخوار
بیحد رنجوریاں تھیں تم کو   لاکھوں مجبوریاں تھیں تم کو
کچھ بول نہ سکتے تھے زباں سے   واقف نہ تھے سود و زیاں سے
تھا فضلِ خدائے پاک تم پر   ماں باپ تھے سر پہ سایہ گستر
ماں باپ کا گر نہ ہوتا سایا   زندہ رہنا محال ہوتا
چھوٹے سے بڑا کیا ہے کس نے   رتبہ یہ تمہیں دیا ہے کس نے

کس نے سمجھا عزیز تم کو — جب کچھ بھی نہ تھی تمیز تم کو
تم قطرے سے دُرِّ بے بہا ہو — سوچو تو ذرہ کہ کیا سے کیا ہو
مانباپ کو رات دِن ستایا — خود سوتے رہے انھیں جگایا
اب نام خدا بڑے ہوئے ہو — مانباپ کے حق کو اب تو سمجھو
کرنی مانباپ کی اطاعت — بے شک ہے داخلِ عبادت
جب تک مانباپ کا یہ دم ہے — جتنی عزت کرو وہ کم ہے
لازم ہے اُن کی دستگیری — تم ہو انکے عصائے پیری
جو قدر کرے وہ جنتی ہے — ناشکر جو ہو وہ لعنتی ہے
مانباپ کی گر کروگے عزت — تمپر ہوگی خدا کی رحمت

ے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (احقاف ۲۶) اور ہم نے انسان کو اپنے مانباپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے کہ مشکل سے اسکی ماں نے اسکو پیٹ میں رکھا۔ اور مشکل ہی سے اسکو جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور اسکے دودھ کا چھوٹنا تیس ہینے (میں تمام ہوتا ہے)

ے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (صحیحین) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا کو کونسا عمل بہت پسندیدہ ہے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑہنا۔ مینے عرض کیا پھر کونسا عمل فرمایا ماں باپ سے سلوک کرنا مینے کہا پھر کونسا فرمایا۔ راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

ماں باپ جو سامنے ہوں موجود
نیچی ہو نگاہ شرم آلود

کچھ پوچھ بھی لو تو مسکرا کر
جب بات کرو تو سر جھکا کر

پہلو ئے ادب نہ جانے پائے
شوخی کا نہ رنگ آنے پائے

ذی عقل ہو، ذی شعور ہر چند
آخر ماں باپ کے ہو فرزند

ہر چند ہے باپ ماں سے اوّل
لیکن ماں، باپ سے ہے افضل

ارشاد رسول کبریا ہے
جنت ماؤں کے زیر پا ہے

رکھو گے جو والدین کو شاد
چاہے گی تمہیں تمہاری اولاد

ثمرہ اس کا یہیں ملے گا
گل نخل مراد کا کھلے گا

سه فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (بنی اسرائیل ع ۳) اُن کے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے کچھ کہنا (ہو تو) ادب کیساتھ کہنا اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُنکے آگے جھکائے رکھنا۔

سه عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ (ترمذی) بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ سلوک کروں۔ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ۔ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر جو زیادہ قریب ہو اسکے ساتھ سلوک کرو وھلمّ جرًّا۔

سه اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ۔ ترجمہ پورا مصرع۔

سوچو سوچو تم اپنے ہی آپ ماں ماں ہے اور باپ ہے باپ
ان دونوں کا ہے دم غنیمت مانباپ ہیں بہترین نعمت
پل پل کی خیر تم مناؤ یہ وہ نہیں جنکو کھوکے پاؤ
مانباپ کا دل دکھانیوالے دوزخ کی آگ کے حوالے
مانباپ کا دل رکھے جو خرسند دختر ہے وہی وہی ہے فرزند

وقت

اے باغ جہاں کے نونہالو بیکار نہ اپنا وقت ٹالو
ہے وقت تمہارا بیش قیمت تم وقت کو جان لو غنیمت
جو کچھ کرنا ہے آج کر لو کرنا ہے جو کام کاج کر لو
جس نے بیکار وقت کھویا ادبار کا بیج اُسنے بویا
گھاٹے میں پڑا رہا ہمیشہ اور رنج و الم سہا ہمیشہ
تم دل سے کرو جو وقت کی قدر پھر تم سے کرے نہ ہمسری بدر
تم وقت کے قدرداں اگر ہو اقبال تمہارا راہبر ہو
بنجائیں تمہارے کام سارے مقصد برآئیں سب تمہارے
اک مصلح قوم کا ہے ارشاد کیا بات کہی ہے قابل داد
بازار جہاں میں ہے اے عزیزو سب کچھ ملتا ہے تم جو چاہو
اچھا بھی ملیگا یاں برا بھی کھوٹا بھی ملیگا اور کھرا بھی
بدلہ ہر شئے کا کم زیادہ ملتا ہے کرو جو استفادہ

ہو سکتی نہیں مگر ذرہ بھی — گذرے ہوئے وقت کی تلافی
گذرا جو وقت پھر نہ آیا — صد حیف اگر عبث گنوایا
ہے اسکے گذرنے میں وہ تعجیل — ملتی نہیں جسکی کوئی تمثیل
بادل، بجلی، ہوا کہ پانی — ان میں ایسی کہاں روانی
ہے جھوٹ کہوں جو تاربرقی — غربی تھا ابھی، ابھی ہے شرقی
چلدیتا ہے اسطرح دبے پاؤں — غائب جیسے ہو شام کی چھاؤں
دن ہوگیا ختم رات آئی — ساعت جو گئی نہ ہات آئی
جب رات گذر گئی دن آیا — کل کو نہ کسی نے آج پایا
دن رات کی ہے یہی الٹ پھیر — آنے جانے میں کچھ نہیں دیر
روکے سے رکے نہ جو کہ دم بھر — پھر اسکو فضول کھوئیں کیونکر
ہے عمر کو کم جو کرنے والا — وہ وقت ہی ہے گذرنے والا
ہر ایک گھڑی ہے جانے والی — ہرگز نہ گنواؤ اسکو خالی
روشن کرنا ہے نام تم کو — کرنے ہیں بہت سے کام تم کو
کرلو چستی سے کام پورا — غفلت میں نہ چھوڑنا ادھورا
اے قوم کے پیارے ہونہارو — بیکار نہ وقت کو گذارو
گذرے گر کام میں نہیں غم — ورنہ ہے محل غم ہر اک دم
ہوجائے نہ وقت کی تباہی — ہمت دے ہم کو یا الٰہی
یارب قدیر تو ہے دانا — بیکاری سے وقت کو بچانا
توفیق ایسی ہمیں عطا کر — بیکار کبھی رہیں نہ دم بھر

یا صبح کا یا ہو شام کا وقت ۔۔۔ ہو وقت کا کام کام کا وقت

صبر و استقلال

اے قوم کے ہونہار پودو ۔۔۔ ہونا جو نہال چاہتے ہو
ثابت قدمی سے کام لو تم ۔۔۔ بے صبری کا نہ نام لو تم
جم جاؤ گے مستقل جو ہوکر ۔۔۔ بگڑی بنجائے گی مقرر
مردوں کی کھلی ہوئی کرامت ۔۔۔ استقلال اور استقامت
ہر وقت قدم نہ ڈگمگائے ۔۔۔ دل میں اصلا نہ خوف آئے
جس دل میں ثبات کی کمی ہے ۔۔۔ اس کے کاموں میں برہمی ہے
انسان کو چاہئے کہ پیہم ۔۔۔ کرتا رہے قصد کو مصمم
جس دل کا ضعیف ہے ارادہ ۔۔۔ جو نیت و لعل کرے زیادہ
اس سے کوئی کام ہو سکے کیا ۔۔۔ وہ تخم عمل کا بو سکے کیا؟
جسمیں نہ ہو مستقل مزاجی ۔۔۔ وہ ہے پر کاہ اور آندھی
ہو کام کے وقت جس کا منہ فق ۔۔۔ کب اس سے ادا ہو کام کا حق
مشکور نہیں ہے سعی اسکی ۔۔۔ ہر کام میں اسکے ہے خرابی
جس کام کا حق نہ ہوگا پورا ۔۔۔ بے شک رہ جائیگا ادھورا
میداں میں دکھاؤ استقامت ۔۔۔ مشکل میں ہو گے تم سلامت

ے اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقُ الْکَرَامَۃِ استقامت کا درجہ کرامت سے بڑھا ہوا ہے۔

بزدل ہے جو مستقل نہیں ہے — ڈرتا ہے جو دل وہ دل نہیں ہے
پڑ جائے اگر کوئی مصیبت — آئے کوئی ناگہاں جو آفت
ہو جاؤ نہ مضطرب خدارا — ڈھونڈو اللہ کا سہارا
جانے نہ دو ہاتھ سے متانت — قائم رکھو سب میں اپنی وقعت
ہو جائے جو اضطراب پیدا — چہرے سے ہو خوف گر ہویدا
بزدل کہنے لگینگے سب لوگ — تشنیع کرینگے بے ادب لوگ
تم اپنا قرار دو یہ پیشہ — تم صبر سے کام لو ہمیشہ
جیسی پڑ جائے جھیل لو تم — ہو جاؤ نہ اضطراب میں گم
ثابت قدمی رہی نہ جب سے — پیچھے ہم ہو گئے ہیں سب سے
یارب دے ہم کو استقامت — پیدا کر قوم میں شجاعت
قوت ادراک کی عطا کر — بھر دے ہمت دلوں کے اندر
ہر اچھی صفت کے ہم ہوں حامل — نصرت ہو قوم کی ملازم
جس سمت اٹھے قدم ہمارا — چمکے تقدیر کا ستارا
جس کام میں ہاتھ ڈالدیں ہم — پورا کر دیں اسے مصمم
گر قصد ہو یہ فلک پہ چڑھیئے — ہمت کہے اور آگے بڑھیئے
توفیق وہ دے ہمیں الٰہی — کھو دے جو قوم کی تباہی
افسوس نہیں ثبات ہم میں — ہمت کی کوئی بات ہم میں

ـه وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰابِرِیْنَ ہ (انفال ۵۶) اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے ۱۲

پہلے تو عطا کر استقامت — پھر دل میں ہمارے دے وہ قوت
ہر شخص ہو دین کا سپاہی — ثبت اقدامنا الٰہی[۱]
کھویا پہلے ثبات ہم نے — پھر صبر پہ ماری لات ہم نے
مردہ کہتے ہیں غیر ہم کو — شرماتے ہیں اہل دیر ہم کو
تو دیکھ رہا ہے سب الٰہی — اسلام کی آجکل تباہی
جاتی رہی ہم سے استقامت — ہیں اسلئے مورد ملامت
ہم کرتے ہیں آج جو ارادہ — کل ہوتا ہے زیر پا فتادہ
بس صبر و ثبات کی کمی ہے — اس سے ہر بات کی کمی ہے

عُلوِّ ہمت

انساں کی ہو گر بلند ہمت — بڑھ جاتی ہے اسکی شان و شوکت
ہمت سے تم جو کام لوگے — ہر امر میں کامیاب ہوگے
ہمت اپنی بلند رکھنا — نیت بھی بے گزند رکھنا
رکھی جس نے بلند ہمت — تلخی میں ملی ہے اسکو لذت
کیسی تھی پیمبر کی ہمت — دنیا میں اٹھائی کتنی زحمت
لیکن رہی اپنے کام کی دھن — وہ نیک تھے انکے نیک تھے گن
ہمت اپنی کبھی نہ ہاری — حق سے رکھی امیدواری

۱؎ الٰہی ہم کو ثابت قدم رکھ ۱۲

مقبول خدا تھے کام ان کے — مشہور جہاں ہیں نام ان کے
منہ موڑتے تھے نہ آفتوں سے — گھبراتے نہ تھے مصیبتوں سے
عالی ہمت علو ہمت — جان نصرت ہے شان نصرت
پھر کیوں نہ وہ کامیاب ہوتے — عقبیٰ میں نہ کیوں مثاب ہوتے
ہمت سے ہے اعتبار انساں — ہمت سے ہے اقتدار انساں
جسکی ہمت بلند ہوگی — عزت اسکی دوچند ہوگی
ہمت سے دکھاؤ اپنے جوہر — کشتی کا اٹھاؤ اپنے لنگر
ہمت سے ذرا قدم بڑھاؤ — ہو مرد تو معرکہ میں آؤ
انساں جو ہو طالب تفوق — ہے اسکو کمال سے تعلق
یہ فکر کہ ہم کریں ترقی — بے شک ہے دلیل برتری کی
انسان کو چاہیے کہ پیہم — تحصیل کمال کا بھرے دم
ہے خواہش سروری مبارک — ہمت کی ہو برتری مبارک
کوشش ہو کہ ہم ہوں سب سے فائق — سب سے بڑھکر ہمیں ہوں لائق
محمود ہے خواہش تفوق — لیکن نہ ہو عجب اور تملق
اکثر دیکھا گیا ہے ایسا — ہو جاتا ہے اس سے عجب پیدا
بڑھنے کی ہے تم میں گر عزیمت — سمجھو اس وصف کو غنیمت
لیکن تم میں غرور پیدا — بڑھنے کی ہوس میں ہو نہ اصلا

ہمت جیسی بڑھائے عزت
ویسے ہی غرور سے ہو ذلت

آہستگی

ہر کام ہو سوچ کر سمجھ کر — تعجیل میں ہے زیاں سراسر
جلدی میں خرابیوں کا ہے ڈر — ہر کام کا وقت ہے مقرر
زیبا نہیں تم کو جلد بازی — پہلے ہی سے کر لو چارہ سازی
لیکن جلدی میں جب کوئی کام — اپنی غلطی سے پائے انجام
بے شک وہ ناتمام ہوگا — بے سود و تباہ و خام ہوگا
آہستگی ہے لذیذ میوہ — آہستگی ہے خدا کا شیوہ؎
جلدی شیطان کی ہے عادت — اس سے ہوتا ہے کام غارت
عجلت سے جو کام تم کروگے — اکثر ناکامیاب ہوگے
جب کام نہ ہو حسب خواہش — ظاہر ہے کہ تم کو ہوگی کاہش
پھر اسکی ہے ایسی کیا ضرورت — آخر کیوں مول لو خجالت
پہلے لازم ہے سوچ لینا — پھر چاہیے اس میں دخل دینا

؎ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ (ترمذی) سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاموں میں آہستگی اختیار کرنا خدا کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔ ۱۲

ہوتا ہے غضب میں جبکہ انساں — قائم نہیں رہتے اسکے اوساں
اکثر وہ فِعل جو دسری سے — اور عقل و خیال بہ تیزی سے
جلدی میں بگاڑتا ہے ہر کام — ہوتا ہے خراب جس کا انجام
نصرت حاصل کبھی نہ ہو گی — جب تک رہیگی نہ ہو گی
ہو جاتے ہیں کام کے شرائط — اکثر جلدی میں حذف و ساقط
جلدی ہے بری نماز میں بھی — ہے گرچہ نماز سب سے اچھی
باقی رہتی نہیں ہے تعدیل — زیبا نہیں آدمی کو تعجیل
آہستہ پڑھو پڑھو جو قرآں — قرآن میں صاف ہے یہ فرماں
ترتیل کی خاص وحی آئی — پڑھنے کی روش یہی بتائی
چھ دن میں سے کئے خدا نے پیدا — عالم کے تمام پست و بالا
اتنے دن جو ہوئے مقرر — اسمیں کچھ تو ہے راز مضمر
وہ تو ہے بڑی ہی شان والا — اسکا ہر کام ہے نرالا
کچھ عجز کی اس میں نوع نہیں ہے — سستی کی اس میں بو نہیں ہے
اک لحظہ میں کیا بنا نہ سکتا — یہ نقشہ زمین و آسماں کا

عہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (مزمل) اور قرآن کو خوب ٹھیر ٹھیر کر پڑھا کرو۔ ۱۲

سہ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ (السجدۃ ع ۱) اور اللہ ہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے چھ دن میں آسمان و زمین اور ان چیزوں کو پیدا کیا جو آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں۔ ۱۲

سہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ع (آخر یٰسین شریف) اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اس سے (اتنا ہی) فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتی ہے۔ ۱۲

کیا ساتھ ہی اسکے چاہنے کے — پیدا ارض و سما نہ ہوتے
تعلیم آہستگی کی یوں دی — ترکیب بتائی یوں عمل کی
تعلیم تھی ہمکو صرف مقصود — ہم بندے ہیں اسکے وہ ہے معبود
سبحان اللہ وہ ہے خالق — سب حمد و ثنا ہے اسکے لائق

حِلْم

گر چاہتے ہو خدا کی رحمت — رحمت کی ہے گر تمہیں ضرورت
خوشنودیٔ رب اگر ہے منظور — تم اپنا قرار دو یہ دستور
غصہ شربت کی طرح پی لو[ے] — خاموش رہو لبوں کو سی لو
غصہ میں برا بھلا نہ کہدو — منہ میں جو آگیا نہ کہدو
وہ شخص نہیں دلیر ہرگز[سہ] — جو غصہ کے ہاتھ سے ہو عاجز

ے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُہَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ (مشکوٰۃ) ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص نے غصے کے گھونٹ سے جسے وہ صرف خدا کی خوشنودی اور رضامندی کیلئے پیتا ہے بہتر و افضل کوئی چیز نہیں پی۔ ۱۲

سہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ مَنْ یَّمْلِكُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (صحیحین) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے اصل پہلوان وہ ہے کہ جو غصے کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو ۱۲

لیکن وہی مرد ہے بہادر — دریائے شرف کا بے بہا دُر
جو نفس پہ اپنے جبر کرکے — سختی پہ کسی کی صبر کرکے
بیہودہ و بد سخن نہ بولے — غصہ میں کبھی زباں نہ کھولے
قرآں میں حق نے لکھ دیا وصف[عہ] — مذکور ہے کاظمِ غیظ کا وصف
غصہ میں جو فطرتِ یہودی سے — بیہودہ کلام منہ سے بکدے
اس نے اپنا ہی کچھ بگاڑا — خود نخلِ مراد کو اکھاڑا
لیکن جو حلم کا ہے عادی — جس میں نہیں کچھ بھی کج نہادی
جس شخص نے آپ کو سنبھالا — غصے میں نہ حرفِ بد نکالا
مالک ہو جو نفس کا غضب میں — راضی جو رہے رضائے رب میں
اس شخص پہ رحمتِ خدا ہے — جنت اس حلم کی جزا ہے
خوشنودیٔ کبریا ہے حاصل — رحمت ہوتی ہے اس پہ نازل
بیزار ہوں اپنے اور پرائے — اتنا غصہ نہ تم کو آئے

عہ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ (آل عمران ۱۴۶) اور مسلمانو اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان (کا پھیلاؤ - سچی سچائی) ان پرہیزگاروں کے لیے تیار ہے جو خوشحالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں) میں خدا کے نام خرچ کرتے اور غصہ کو روکتے اور (لوگوں کے قصوروں سے) درگزر کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے ۱۲

لوگوں کی خطا معاف کردو | غصے کا غبار صاف کردو
ڈرتے رہو حالتِ غضب سے | تم مانگو پناہ اپنے رب سے
غصہ ایمان کا ہے دشمن | ہے راہ نجات کا یہ رہزن
ہوجاتا ہے شہد جیسے کڑوا | ملجائے جو ایلوا ذرا سا
غصہ میں اسی طرح مری جان | ہوجاتا ہے صاف نقص ایمان
اللہ کی مغفرت جو چاہو | بیجا غصے سے باز آؤ
لیکن اتنا بھی یاد رکھو | اک وصف ہی یہ جو وقت پر ہو
غصہ بھی ہے داخلِ شجاعت | ہے اسکا وجود بھی غنیمت
ہے یہ سبب قیام ہستی | ہوتی ہے عدو پہ چیرہ دستی
آلہ ہے یہ جلب منفعت کا | ہے دافع جور ہائے بیجا
غیروں کی اگر زیادتی ہو | ہرگز ہرگز نہ تم طرح دو
جو قوم کے حق میں رخنہ زن ہو | تم غیظ سے صاعقہ فگن ہو

عہ عَنْ بَهْزِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ (مشکوٰۃ) بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے ۱۲

عہ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ) اور برائی کا بدلہ ہے ویسی ہی برائی ۱۲ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ (نحل ع ۱۶) اور سختی ہی کرو تو ویسی ہی سختی کرو جیسی تمہارے ساتھ کیگئی ہے۔ ۱۲

جب مالک و ملک پر ہو حملہ — لازم ہے کہ آئے تم کو غصہ
مذہب کے لئے تو جان دیدو — غصہ کے صلے میں خلد لے لو
غصہ ہے اگرچہ اضطراری — تفریط افراط سے ہو عاری
افراط کا نام ہے تہور — تفریط ہے جبن بے تفکر
جس میں ہو معتدل حرارت — کہتے ہیں اسی کو سب شجاعت
لیکن ہے حلیم اس سے افضل — اشجع سے ہے حلیم اول

تواضع اور ملنساری

گردن کو جھکاؤ اپنی ہر دم — مل جل کے رہو ہر اک سے باہم
کتنا ہی کوئی نہ کیوں ہو مفلس — سمجھو تم اس کو اپنا مونس
بھائی سمجھو غریب کو بھی — چاہو اس بدنصیب کو بھی

عه مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ (جزو۔ ترمذی) جو شخص اپنے دین کی خاطر مار ڈالا جائے وہ شہید ہے ۱۲

سه لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (المائدہ ع ۱۲) اور حد سے (بھی) نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ۱۲

سه وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور مسلمانوں سے (گو وہ کیسے ہی غریب ہوں ہمیشہ) جھک کر ملنا (ع ۶۶)

اس سے ملو ایسے پے رکھائی　　جیسے ملتے ہیں بھائی بھائی
جو لوگ کہ صبح و شام ہم سے　　رہتے ہیں مدام ملتے جلتے
کرتے ہیں عمل جو حکم رب پر　　رکھتے ہیں نگاہ لطف سب پر
جو چاہیں فقط رضائے حق کے　　پیرو ہیں انبیائے حق کے
بر لاؤ ہر ایک کی تمنا　　اپنا ہو کوئی کہ ہو پرایا
ہر حال میں ہو رفیق ان کے　　ہر کام میں ہو شفیق ان کے
ان کو چشم کرم سے دیکھو　　ان پر دولت نثار کر دو
ایسے یاروں کا پاس رکھنا　　ہرگز نہ انہیں اداس رکھنا
تم پر ہے جبکہ فضل باری　　کرتے رہو تم بھی غمگساری
پیش آؤ نہ تم بے توجہی سے　　ہر ایک پہ مہرباں ہو جی سے
جو شاخ درخت کی ہو مثمر　　جھکجاتی ہے بار سے وہ آخر
تم بھی رہو اس طرح ملنسار　　پہنچے نہ کسی کو تم سے آزار
پہنچے نہ کسی کو تم سے زحمت　　تم پر ہوگی خدا کی رحمت
جھک کر ملنا بڑی صفت ہے　　عزت ہے قدر و منزلت ہے
نرمی کی اگر صفت نہ ہوگی　　لیگا نہ تمہارا نام کوئی
ہر ایک کا دل رہے اگر شاد　　پھر تم سے رہیگا ہر بشر شاد
ہر دم ہوگی تمہاری پھر قدر　　سمجھینگے تمہیں کو اپنا سب صدر
آنکھوں کے تمہیں بنو گے تارے　　سب کے تم ہو گے سب تمہارے
جو شخص ہو نیک اور ملنسار　　ہوں سب کو پسند جسکے اطوار

اسپر ہوتا ہے فضل مولا — پاتا ہے مراد دین و دنیا
لازم ہے کہ ہم کریں تواضع — تا رحمتِ حق کی ہو توقع
اخلاق میں جیت لیں جو بازی — اللہ سے پائیں سرفرازی
ہم سے روشن ہو نام اجداد — ہوں مایۂ فخر بہر اولاد
اخلاق حسن کے ہم ہوں عامل — اچھے ہوں ہمارے سب خصائل
اخلاق سے قدر ہے بشر کی — وقعت نہیں مال و سیم و زر کی
اخلاق حسن کے پاک جوہر — ہیں قدر میں شاہوار گوہر
جس دم ہوتی ہے قحط سالی — ہو جاتے ہیں سب خزانے خالی
یا جنگ عظیم جب ہو برپا — روٹی کا ملے نہ پاؤ ٹکڑا
پھیلے جب ملک میں بغاوت — لیجائے متاع و مال و دولت
سیلاب کا جوش ہو جو یکدم — برہم ہو جائے نظم عالم
مفلس ہو جاتے ہیں تونگر — برپا ہوتا ہے شور گھر گھر
لیکن اصحاب جود و اخلاق — رہتے ہیں رئیس ملک و آفاق
اخلاق ہے لازوال دولت — آتی نہیں اس پہ کوئی آفت

اِنکسار

اپنوں کے مقابلے میں خود کو — لازم ہے ہمیشہ کم ہی سمجھو
دنیا میں بڑے حکیم و دانا — لوگوں نے جنھیں بزرگ مانا

مشہور ہے انکسار ان کا — تھا عجز فقط شعار ان کا
کرتے تھے ہمیشہ خاکساری — ہر بات میں عاجزی تھی پیاری
تھی عجز و نیاز انکی عادت — تھی پاس اگرچہ لاکھ دولت
سب سے اچھے تھے سب سے افضل — ہر خصلت نیک میں تھے اول
اپنے کو سمجھتے تھے مگر کم — رکھتے تھے خیال عجز ہر دم
توصیف کمال ہے یہ ان کی — یکتائی کی چال ہے یہ ان کی
اک شخص رسولؐ دوسرا سے — حضرت پیغمبرؐ خدا سے
کہنے لگا اے جہاں کے رہبر — مخلوق میں سب سے تم ہو بہتر
حضرت نے کہا براہِ تعظیم — اس شان کے شخص ہیں براہیم
سب سے اچھا کہو نہ مجھ کو — اللہ کا مجھ کو بندہ سمجھو

؎ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ (مسلم) حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اے بہترین مخلوق۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وصف خاص ابراہیم کا ہے ۱۲

؎ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ (صحیحین) عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو تم میری مدح میں مبالغہ نہ کرو جس طرح نصاریٰ نے مریم کے بیٹے مسیح کی مدح میں مبالغہ کیا میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں تو تم مجھے خدا کا بندہ اور رسول کہو ۱۲

یہ امر کبھی نہیں سزاوار — مجھ کو سمجھو ہر اک کا سردار
یہ بات نہیں تمہارے لائق — یونس سے جو سمجھو مجھ کو فائق
حضرت کا ذرا شعار دیکھو — یہ عجز یہ انکسار دیکھو
حالانکہ ہیں آپ فخر عالم — سردار جمیع نسل آدم

مہ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ هُوَ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ (ابو داؤد) عبد اللہ بن شخیر کے بیٹے مطرف سے روایت ہے کہ میں بنی عامر کے قبیلے کی ہمراہی میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا (جب ہم سب لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو) ہم نے کہا آپ ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا سردار خدا ہے۔ ہم نے عرض کیا اور فضائل و خصائل کے اعتبار سے آپ ہم سے برتر اور قدرت و وسعت کے لحاظ سے بزرگتر ہیں پیغمبر صاحب نے فرمایا خیر یہ کہنا درست ہے (یعنی اسکے کہنے کا مضائقہ نہیں) بلکہ اگر اس سے کمتر کہو تو بہت بہتر ہے۔ چاہیئے کہ تمہیں شیطان اپنا وکیل نہ بنائے (کہ جو چاہو بے تامل کہنے لگو)

سہ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ (بخاری) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو لائق نہیں کہ میری نسبت یہ بات جائز رکھے کہ میں متی کے بیٹے یونس سے بہتر و افضل ہوں اور ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا جو شخص میری نسبت کہے کہ میں متی کے بیٹے یونس سے افضل و بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے ۱۲

لیکن یہ عجز کی تھی حالت — ہوتی ہے بیاں سے جسکی حیرت
ہو تم میں جو وصف خاکساری — پھر تو کیا بات ہے تمہاری
حق کی رحمت ہو تم پہ نازل — کر دے تم کو وہ فرد کامل
انسان میں عاجزی کی خصلت — سمجھو کہ ہے جوہر شرافت
عزت جو ملے تو سر جھکا دو — جب آنکھ ملے نظر جھکا دو
ہے منکسری و خاکساری — انسان کے حق میں فضل باری
اے قوم کے ہونہار لڑکو! — دربار خدا میں تحفہ بھیجو
یہ نذر تمہاری ہو نرالی — جس سے ہے خزانہ حق کا خالی
وہ نذر ہے عجز و خاکساری — انساں کی ہے جس میں بختیاری
جو صاحب انکسار ہوگا — محشر میں نہ شرمسار ہوگا
ہو مدنظر جو نقص افعال — معلوم ہو اپنے عجز کا حال
یہ عز و شرف یہ شان و شوکت — سب بخشش حق کی ہے بدولت
تم کو جو خدا نے دی یہ نعمت — تم شکر کرو بقدر طاقت
جو کچھ تم کو عطا ہوا ہے — اللہ کا سب دیا ہوا ہے
اس واسطے جو ہیں باسعادت — جھکجاتے ہیں اور پاکے عزت
جھکجاتے ہیں بار ور شجر بھی — پاتے ہیں اسی لئے ثمر بھی
جھکنا ان کا ہے اضطراری — کرتے ہیں وہ شکر رب باری
زینت ہے بشر کی خاکساری — عزت ہے اسی میں بس تمہاری
ہے دانش و عقل سے وہ عاری — جھکنے میں جو سمجھے اپنی خواری

کم گوئی

باتیں نہ کیا کرو زیادہ   کرتے رہو سُنکے استفادہ
ہو کم سخنی اگر بشر میں   ملحوظ ہو فرق خیر و شر میں
محفل میں جو بولنے پہ تم آؤ   دیکھو کہیں یاوہ گو نہ بنجاؤ
اکثر ساکت رہا کرو تم   باتیں نہ بہت کیا کرو تم
کم گوئی کی ہے صفت حمیدہ   ہو جاؤگے اس سے برگزیدہ
کھولو نہ زبان بے ضرورت   انسان کی اسمیں ہے فضیلت
جو شخص زیادہ بولتا ہے   راز اپنے وہ آپ کھولتا ہے
کہدیتا ہے جو زباں پر آئے   باقی رہے آبرو کہ جائے
باتوں باتوں میں کہدیا کیا   اتنا بھی نہیں خیال رہتا
ہو جاتا ہے دل سیاہ اس سے   ہوتے ہیں بہت گناہ اس سے
رُوکے رہو تم زباں کو ہر دم   چپ رہنے میں ہے ضرر بہت کم
بے سمجھی سے زباں نہ کھولو   سب کی سنو اپنی کچھ نہ بولو
کم گوئی کا وصف ہے بہت خوب   کم گو انساں ہے سب کو محبوب
کہنے کے عوض میں کچھ کرو تم   بیجا نہ کیا کرو تکلم
جس شخص میں ہو زیادہ گوئی   سنتا نہیں اسکی بات کوئی
کہتے ہیں کہ بے سبب یہ اکثر   کھولا کرتا ہے اپنے دفتر

شیخی یونہیں یہ بگھارتا ہے — اوقات عبث گذارتا ہے
ہے سخت مرض فضول گوئی — جسمیں کوئی نہیں نکوئی
اس میں ہے ضرر یقین مانو — اس روگ کو تم عذاب جانو
باتیں کرتا ہے جو زیادہ — ممکن نہیں اس سے استفادہ
کھوتا ہے وہ اپنا وقت بیکار — پھیلاتا ہے سب میں اپنا آزار
جس نے باتیں زیادہ کی ہوں — ممکن ہے کہ اسمیں جھوٹ بھی ہوں
غیبت بھی کسی کی ہو گئی ہو — ذلت بھی کسی کی ہو گئی ہو
ہرگز نہیں یاوہ گوئی بہتر — خاموش رہو خدا سے ڈر کر
حضرتؐ سے کسی نے جاکے پوچھا — مقبول جو کام ہے وہ ہی کیا
ارشاد ہوا کہ بس خموشی — سب سے بہتر ہے سب سے اچھی
ہو جاتا ہے اس سے دور شیطاں — بنجاتی ہے خامشی ہی درباں
تم کو اس سے مدد ملیگی — دینی کاموں میں نفع دیگی
ہو کم سخنی کی تم کو عادت — بہتر نہیں اس سے کوئی خصلت
جو شخص کہ بات کم کریگا — لغزش کا کبھی نہ غم کریگا
ہاں وقت پہ بولنا ہے خوبی — حاجت کچھ بولنے کی ہو بھی

عـه عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ (مشکوۃ)

تو بہت سکوت اور خامشی کو اپنے اوپر لازم کرلے کیونکہ اس سے شیطان بھاگے گا اور تیرے دینی کام پر تجھے مدد ملیگی (جزو حدیث ابو ذر)

جس وقت ہے مصلحت کہ بولو　　تم بھی اپنی زبان کھولو
موقع جب دم ہو گفتگو کا　　اچھا نہیں پھر خموش رہنا
چپ رہنے میں پھر ضرر ہی کبیر　　تم کام زباں سے لو برابر
کہنے کی اگر ہے کچھ ضرورت　　چپ رہنا ہے خلاف حکمت
کہنا ہے اگر ہزار حکمت　　چپ رہنا ہے بیشمار حکمت
ہے ایک زبان، کان ہیں دو　　جب دو سنلو تو ایک بولو

حیا

دنیا میں عمل ہیں جتنے اچھے　　ہیں قرب خدا کے سب وسیلے
ہر وصف کریم مغتنم ہے　　ہر عادت نیک محترم ہے
ہر خلق کہ جسمیں ہو بھلائی　　عالم کے لئے ہے رہنمائی
ہر فعل جمیل آدمی کا　　مرغوب ہے اور پسند مولا
ہر عادت نیک ہر فضیلت　　دنیا میں ہے جادۂ ہدایت
لیکن لب لباب سب کا　　ہے شرم و حیا کا وصف زیبا
زیور ہے حیا برائے انساں　　مشہور ہیں اس صفت میں عثمانؓ
تم جانتے ہو حیا کو کیا ہے　　اللہ کی یہ بڑی عطا ہے
انسان میں مادہ حیا کا　　لاریب عطیہ ہے خدا کا
ہے وصف حیا بشر کے لائق　　کرتا ہے یہ آدمی کو فائق

آپس میں ہیں یوں حیا و ایماں　　جس طرح بہم ہیں جسم اور جاں
پیوستہ ہیں ہم رکاب دونوں　　آپس میں ہیں ہم حجاب دونوں
ایمان ہے جڑ حیا ہے ڈالی　　ایمان ہی سے حیا نکالی
جب ان میں سے ایک سلب ہو جائے　　تو ساتھ ہی دوسرا بھی کھو جائے
فرمان حبیب کبریا ہے　　ارشاد جناب مصطفےٰ ہے
ہر دین میں اک صفت ہے پنہاں　　ہے دین کی جس سے شوکت و شاں
اسلام میں جلوہ گر حیا ہے　　ایمان حیا کا رہنما ہے

عہ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ (مشکوٰۃ) ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور ایمان دونوں بہم پیوستہ (اور ایکدوسرے کو لازم) ہیں تو جب کسی شخص سے ان میں کا ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی فوراً اٹھا لیا جاتا ہے ابن عباس کی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب ان میں سے ایک سلب کر لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی پیچھے لگ لیتا ہے یعنے وہ بھی گم ہو جاتا ہے ۱۲

سہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ (ترمذی) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان (یعنے اہل ایمان) بہشت میں ہیں اور بےحیائی اکھڑپن ہے اور اکھڑوں کا ٹھکانا دوزخ ہے ۱۲

سہ عَنْ زَیْدِ بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ (موطا) زید ابن طلحہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کے لئے ایک صفت ہوا کرتی ہے (جو عمدہ اور غالب ہوتی ہے) اسلام کی صفت (جو دین اسلام میں غالب اور عمدہ ہے) حیا ہے

اک خُلق ہر ایک دین کا ہے — اسلام کا خُلق خوش حیا ہے

خُلُقُ الْاِیْمَانِ ذَا الْحَیَاءُ — اَیْنَ الْاِسْلَامُ وَالْبَذَاءُ

ہر وصف پہ کیوں نہ ہو یہ غالب — ایماں ہے حیا کا دل سے طالب

ایماں حیا کا ہے جگر بند — ایمان سے ہے حیا کا پیوند

زینت ایماں کی حیا ہے — رحمت رحمان کی حیا ہے

ایثار و کرم، سخا، شجاعت — ہر اک کے لئے ہے اک نہایت

ہر اک میں ہے اعتدال مطلوب — ورنہ وہ صفت رہے نہ مرغوب

تفریط بھی بد ہے اور افراط — اس واسطے آدمی ہو محتاط

لیکن ہے حیا تو سر سے پا تک — مستحسن و محترم مبارک

تم اپنے ہی رہنما کو دیکھو — حضرتؑ کی ذرا حیا کو دیکھو

کرتے تھے حیا رسولؑ باری — جیسے لڑکی کوئی کنواری

عہ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ (صحیحین) عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا سے بھلائی ہی بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر قسم کی حیا نیک ہی ہے ۱۲

عہ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِہَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَہُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْہِہٖ (صحیحین) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم والے تھے جو پردہ میں بیٹھی رہتی ہے پیغمبر صاحبؐ جب کسی ایسی چیز کو دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو (اگرچہ آپ شرم کی وجہ سے ناگواری کا اظہار نہ کرتے مگر) ہم لوگ اسے آپ کے چہرہ مبارک میں معلوم کر لیتے تھے ۱۲

ہوتی تھی جو کوئی شرم کی بات   اسکے لئے صرف تھے اشارات
گر ہوتی وہ ناگوار خاطر   کرتے نہ کبھی زباں سے ظاہر
ہو جاتا تھا چہرۂ مبارک   آشفتہ و خشمگیں یکایک
اصحابؓ میں تھے جو ذی بصیرت   بے شرم کو کرتے تھے نصیحت
کس درجہ حضورؐ میں حیا تھی   گویا شرم آپکی ردا تھی
تم بھی تو انہیں کے اُمتی ہو   سمجھو فرض انکی پیروی کو
انساں میں حیا ہے ایک جوہر   انساں کے لئے حیا ہے زیور
جس شخص کو ہو حیا کی عادت   رہتی ہے دلوں میں اسکی وقعت
عاقل نہ ہو کیوں حیا کا تابع   ہر ایک برائی سے ہے مانع
بنیاد ہے خانۂ کرم کی   کنجی ہے یہ جنت ارم کی
یہ روکتی ہے برائیوں سے   مانع ہے یہ کج ادائیوں سے
انساں ہو حیا سے گر مزیّن   بنجاتا ہے نیکیوں کا معدن
ہو جس میں حیا وہ با ادب ہے   اور اہل حیا پہ فضل رب ہے
ہاں شرم کو ہاتھ سے نہ دینا   سو جاں سے حیا کو مول لینا
عاقل ہے وہی جو شرمگیں ہے   بے عقل ہے گر حیا نہیں ہے
رہتی ہے اگر حیا نگہباں   ہونے نہیں دیتی یہ پشیماں
ہو جاؤ گے تم خدا کے مقبول   کر لو جو حیا کو اپنا معمول
جتنے ہیں خصائل حمیدہ   ان سب میں حیا ہے برگزیدہ
ایمان ہے اصل اور حیا فرع   ایمان ہے تخم اور حیا زرع

مومن کی حیا سے آبرو ہے — توقیر حیا کی چار سو ہے
عزت کی طلب ہے گر عزیزو — زنہار حیا سے منہ نہ موڑو
دن رات حیا سے کام رکھو — مشہور جہاں میں نام رکھو
بے شرم کا نام بے ادب ہے — حاصل کب اسے رضائے رب ہے

توکّل

انسان کو چاہیئے توکل — ڈھونڈھے اللہ سے توسل
انسان ہے اصل میں وہ انساں — رکھتے جو بھروسہ حق پہ ہر آں
ہر اک مشکل میں ربّ یزداں — بنجاتا ہے اس کا میر ساماں
جس کا نہ ہو کوئی بھی مددگار — خالق اسکا ہے حامی و یار
جس نے چھوڑا خدا پہ ہر کام — اس کا ہوتا ہے نیک انجام
انساں کے لئے یہی ہے بہتر — ہر دم رکھے بھروسہ حق پر
جو کام کرو تم اے عزیزو — نصرت کی دعا خدا سے مانگو
انساں[عہ] کا رہے اگر بھروسہ — اللہ کی ذات پر ہمیشہ

عہ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (الطلاق ع) اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھیگا تو خدا اسکی (دلی مشکلات کے حاصل کرنے کو) کافی ہے بیشک جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اسکو پورا کر کے رہتا ہے (اور) اللہ نے تو ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھیرا ہی رکھا ہے ۱۲

اسکی ہو ہر ایک مشکل آساں ہرگز نہو وہ کبھی پریشاں
لیکن کوشش میں تم عزیزو اپنی طاقت کو صرف کردو
کرلو ممکن ہو جسقدر سعی ہرگز نہ رہیگی بے اثر سعی
تم نے کوشش جو پہلے کرلی ہرطرح کی مشکل اپنے سر لی
رکھو امید اب خدا سے ہو شاد حصول مدعا سے
پھر کام ادا ضرور ہوگا اسمیں نہ کبھی فتور ہوگا
اسطرح یقین ہو جو تم کو لاریب کفیل کار رب ہو
ہو جس کا اعتماد حق پر کیونکر نہ خدا ہو اسکا یاور
پورا ہو اگر یقیں تمہارا بے شک ہو خدا معیں تمہارا
اسپر جس نے کیا بھروسہ رہتا ہے وہ سرخرو ہمیشہ
حق سے ہو اگر تمہیں توقع اسپر ہو یقیں بلا تصنع
حاجت نہ تمہاری رد کریگا ناصر ہوگا مدد کرے گا
جب تم کو خلوص ہو کسی سے امید ہو اسکی دوستی سے
جب اسپہ ہو اعتماد اتنا اپنے ہمدرد پر ہو جتنا
کیا پھر نہ کرے گا حسب طاقت ہرطرح تمہاری وہ اعانت
اسپر ایسا ہو جب بھروسہ کیونکر نہ بنے گا وہ وسیلہ
کیونکر نہ اسے خیال ہوگا بے شک وہ شریک حال ہوگا
ہوگا آمادہ وہ مدد پر بنجائے گا وہ معین و یاور
اسپر مجبور جب ہے انساں خالق کی تو ہے بہت بڑی شاں

سار ی مخلوق کا وہ رب ہے — مخفی کوئی راز اس سے کب ہے
جس نے پیدا کیا ہے تم کو — وہ کیوں تم پر نہ مہرباں ہو
جب تم کو خدا پہ ہو توکل — ہر بات میں اس سے ہو توسل
اس پہ ہو اگر یقین کامل — انسان انسان دل بنے دل
تم نے کی ہو جو پوری محنت — ممکن ہی نہیں کہ ہو اکارت
جب سونپ دئے خدا کو سب کام — ہو جبکہ کفیل رب علام
بے شک امداد وہ کرے گا — تم کو دلشاد وہ کرے گا
معنیٔ توکل شریعت — واللہ یہی ہیں فی الحقیقت
اپنی کوشش تمام کر لو — انجام خدا پہ چھوڑ بیٹھو
مانا کہ خلاف مصلحت ہو — انجام میں ناموافقت ہو
نقصان نہ ہوگا منفعت میں — پاؤ گے ثواب آخرت میں
بے بوئے جو بیوقوف کاٹے — بے آگ جلائے کچھ پکالے

عہ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (انفال ع) اور جو خدا پر بھروسہ رکھیگا تو (وہ قوی دل ہو ہی گا کیونکہ اسکا مددگار) اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ۱۲

عہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (آل عمران) جب تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو (اسکو کر گزرو مگر) بھروسہ خدا ہی پر رکھنا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى (النجم ع ۷) اور یہ کہ انسان کو اتنا ہی ملیگا جتنی اسنے کوشش کی اور یہ کہ اسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی پھر اسکو اس کا پورا پورا بدلہ ملیگا ۱۲

اس دہر میں کیوں نہ ہو وہ ناکام ۔۔۔ کیونکر اسکا ہو نیک انجام
نادانی سے سینکڑوں مسلمان ۔۔۔ ہو جاتے ہیں مبتلائے نقصان
اس قوم میں کیوں نہ ہو تنزل ۔۔۔ جسمیں ہوں یہ معنی توکّل
اللہ جو دے تو کھائینگے ہم ۔۔۔ بس آپ نہ کچھ کمائینگے ہم
کیا منہ میں نوالہ خود چلا آئے ۔۔۔ یوں بھوک میں پیٹ بھر دیا جائے
اوروں ہی پہ اپنا بار ڈالے ۔۔۔ اوروں ہی کے در پہ وقت کاٹے
کوشش نہ کرے خدا پہ چھوڑے ۔۔۔ بیٹھا رہے ہاتھ پاؤں توڑے
انسان کا یہ نہیں ہے منصب ۔۔۔ اس وصف کا یہ نہیں ہے مطلب
جس چیز کا نام ہے توکل ۔۔۔ جسمیں ہے بزرگی و تجمل
واقع میں وہ بہترین صفت ہے ۔۔۔ اللہ کی خاص موہبت ہے
کیا طرز عمل تھا مصطفےٰ[۱] کا ۔۔۔ اصحابؓ رسول کبریا کا
ان کے افعال پر کرو غور ۔۔۔ انکے ہر حال پر کرو غور
وہ کونسی ایسی تھی مشقت ۔۔۔ وہ کونسی تھی نہ کی جو محنت
کوشش میں صحابۂ نبیؐ نے ۔۔۔ غربال کئے تھے اپنے سینے
اصحابؓ وہ جن کو رب یکتا ۔۔۔ لکھے رُحَمَا بھی اور اَشِدّا

؎ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح ع ۴)

محمدؐ خدا کے بھیجے ہوئے (پیغمبر) ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں تو (انکی ایذاؤں سے بچنے کے لئے) بڑے سخت (ہیں مگر) آپس میں رحمدل ۱۲

کرتے رہے ہر طرح تحمل — کیا ان میں نہ تھا ذرا توکل
کیا اپنے گھروں میں بیٹھے بیٹھے — عالم پہ بٹھا دیئے تھے سکے
اس کا مطلب وہ ہم سمجھو تے — فی نفسہ ٹھیک جانتے تھے
ہمت سے ہوا ہے باز ممتاز — ورنہ کیا چیل اور کیا باز
ہم کو بھی یہ چاہیئے کہ ہر دم — کرتے رہیں عزم کو مصمم
اپنی روزی کمائیں ہم آپ — بگڑی حالت بنائیں ہم آپ
رازق اپنا خدا کو جانیں — رکھیں تر شکر میں زبانیں
گھبرائیں نہ ہوں کبھی پریشاں — روزی کی طلب میں ہوں نہ حیراں
دنیا میں جب اس نے ہم کو بھیجا — پھر کیا ہمیں رزق وہ نہ دیگا
کوشش جتنی ہے آپ کر لو — اتمام اسکا خدا پہ چھوڑ و
بیکار و عبث نہیں ہو بالکل — ہو سعی کے ساتھ ہی توکل
اصلی جو ہے اعتماد یہ ہے — اللہ پہ اعتقاد یہ ہے
چلتے رہے اپنی راہ سالک — جو کچھ چاہے کرے وہ مالک

قناعت

اک شاخ ہے صبر کی قناعت — یہ وصف ہے نفس کی شرافت
قانع کو ہے ہر طرح سے عزت — پاتا ہے حریص سخت ذلت

عہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ (مسلم) عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

باقی بر صفحہ ۵۶

ناکام رہا حریص دائم — عزت حرمت رہی نہ قائم

دولت قانع کی ہے قناعت — ہے یہ بھی خدا کی ایک نعمت

قانع کو تونگری ہے حاصل — رہتا ہے مدام شاد و خوشدل

فطرت میں بشر کی ہے ودیعت — یہ بات کہ اسکو ہو فضیلت

ممتاز رہے وہ بین الامثال — مشہور جہان ہو اسکا اقبال

ہم چشموں میں اسکو برتری ہو — حاصل غیروں پہ سروری ہو

لیکن حاصل نہ ہو جو یہ بات — ہو کچھ نہ ذریعۂ مباہات

ہوتی ہے اسے کمال تکلیف — دیتا ہے اسے ملال تکلیف

لیکن وہ ملال ہے خیالی — خود سر پہ ہے اس نے یہ بلا لی

باعث اس رنج کا ہے خود ہی — ہے آپ ہی اس الم کا بانی

موجد ہے وہ آپ اس مرض کا — خود مول لیا ہے اسکا سودا

دیکھا جو کسی کو اس نے خوشحال — اپنے سے زیادہ صاحب مال

کڑھتا رہا رنج سے ہمیشہ — کھاتا رہا دلپہ غم کا تیشہ

یوں حاسد و بدنگاہ بنکر — ابلیس کا بنگیا برادر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵) نے فرمایا کہ جس نے (قضاء و قدر) کو تسلیم کیا اور بقدر حاجت روزی دیا گیا۔ اور جو کچھہ خدا کیطرف سے ملا اسپر خدا نے اسے قانع کر دیا۔ اُسنے فلاح پائی ۱۲

ے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ (صحیحین) ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیاوی مال و متاع کی کثرت کو تونگری نہیں کہتے بلکہ اصل تونگری یہ ہے کہ نفس قناعت اور بے نیازی کیا ہے ۱۲

یوں حاسد و بدنگاہ بنکر — ابلیس کا بنگیا برادر
اچھی ہوتی جو اس کی نیت — مقسوم پہ کرتا وہ قناعت
قانع نہ رہا جو ماحضر پر — یہ اسکا نتیجہ ہے سراسر
اتنا تو وہ کاش جان لیتا — کچھ عقل پہ اپنی زور دیتا
اِک میں ہی نہیں بڑا الٰہو حمداً — ہے اور بھی خلق برسر کا
ٹھیکہ تو مجھے نہیں ملا تھا — اللہ کی ساری نعمتوں کا
کرتا رہے آدمی بہر طور — مخلوق خدا کے حال پر غور
پھر صبر و شکیب کی بدولت — روزی پہ کیا کرے قناعت
گر اپنے نصیب پر ہو قانع — ہو کون ترقیوں کا مانع
ذِلت کے عذاب سے ہو محفوظ — ہر طرح کی نعمتوں سے محفوظ
ہو مدنظر یہ بات ہر دم — حق نے پیدا کیا ہے عالم
سب پر تقسیم نعمتیں کیں — الطاف کئے عنایتیں کیں ع
چیزیں جو خدا نے ہم کو دی ہیں — اوروں کو بھی کچھ نہ کچھ ملی ہیں
اپنے سے بڑے پہ کیوں نظر ہو — اپنے سے جو کم ہے اسکو دیکھو
کم رتبہ اگر ہو سینکڑوں سے — پھر بھی تو ہزاروں سے ہو اچھے
دی حق نے تمہیں جو یہ فضیلت — ہے موقع شکر یا شکایت

ع وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو پورا پورا گن نہ سکو ۱۲۔

ہے شکر سے از دیاد احساں ناشکری ہے قرین حرماں
گر غور کرو تو یہ قناعت انساں کے لئے بڑی ہے دولت
دنیا اک جائے امتحاں ہے غمگیں کوئی۔ کوئی شادماں ہے
جو صاحب جاہ و سیم و زر ہیں دنیا میں جو اہل کر و فر ہیں
وہ بھی غم سے رہا نہیں ہیں افکار سے خستہ و حزیں ہیں
خالد۔ محمود۔ آپ اور ہیں سب کے سب وقف امتحاں ہیں
کیوں مجھ کو ہے رنج و غم کسی سے کیوں سیر ہو دم بدم کسی سے
تم صاحب مال ہو تو اچھا تقدیر کا میری لے لیا کیا
ہے حرص سے پرورش حسد کی مٹی ہے خراب بخیر کی
تم حرص سے گر کروگے نفرت حاصل ہو جائے گی قناعت
ارشاد پیمبر خدا ہے قانع دراصل بادشا ہے
فرماتے ہیں اَلْغِنیٰ غِنَی النَّفْس کیا ہم کو دیا ہے بہتر دریں بس
لیکن اس سے نہیں یہ مقصود کر دو ہمت کو اپنی محدود

عہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم ع ۲) اگر (ہمارا) شکر کروگے تو ہم تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دینگے ۱۲

سہ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم نے ناشکری کی تو (تم کو معلوم رہے کہ) ہماری مار بھی بڑی) سخت (مار) ہے ۱۲

سہ اصل تونگری یہ ہے کہ نفس قناعت اور بے نیازی کیساتھ تونگر ہو ۱۲

ملجائے اگر دُرِ قناعت — اپنی رکھو بلند ہمت
لازم ہے بلند ہو ارادہ — مقصود ہو پیش پا نہادہ
پیدا نہ ہو فقر و تنگدستی — مسدود نہ ہو در ترقی
کھو بیٹھو نہ عزو مال و دولت — برعکس معانی قناعت
دولت کی طلب بھی ہے ضروری — تکلیف سے ہو بشر کو دوری
مقصد ہو بلند آدمی کا — سر میں نہ مگر ہو اسکا سودا
کھاؤ خود اور کو کھلاؤ — دولت تم اسقدر کماؤ

سه عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ کَانَ الْمَالُ فِیْمَا مَضٰی یُکْرَہُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَھُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا ھٰذِہِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا ھٰؤُلَاءِ الْمُلُوْکُ وَقَالَ مَنْ کَانَ فِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ مِّنْ ھٰذِہٖ فَلْیُصْلِحْہُ فَاِنَّہٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ یَّبْذِلُ دِیْنَہٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ (مشکوٰۃ) سفیان ثوری کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں لوگ مال کو بُرا جانتے تھے اور اب تو وہ مسلمانوں کی ڈہال ہے اور یہ بہی کہتے ہیں کہ اگر دینار نہ ہوتے تو (دنیا دار) بادشاہ ہمیں منہ پوچھنے رومال بنا لیتے (یعنے نہایت ذلیل اور حقیر سمجھتے) سفیان ثوری یہ بہی کہتے ہیں کہ جسکے ہاتھ میں کچھ مال ہو تو اسے چاہئے کہ اُس کی اصلاح کرے (اور بڑہائے) کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ آدمی محتاج ہو تو سب سے پہلے اپنے دین ہی کو ہاتھ سے دے بیٹھے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مال حلال میں اسراف نہ کرنا چاہئے (بلکہ احتیاط سے خرچ کرنا چاہئے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا (مشکوٰۃ) انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ فقر (رفتہ رفتہ) کفر (کی طرف منجر) ہوجائے ۱۲

لیکن زر کی طمع نہ ہو جائے — ہاں خود بھی نہ اس ہوا میں کھو جائے
دولت کو نہ کوئی چیز جانے — وقعت اسکی نہ دل سے مانے
نظروں میں تمہارے مال اور زر — ہو سنگ و کلوخ کے برابر
ہو نفس میں شان بے نیازی — پھر ہو گی نصیب سرفرازی
ہرگز نہ ہو تم کو عشق زر سے — دیکھو اسکو بری نظر سے
معیار کمال زر نہیں ہے — علم اور ادب ہے بہترین شئے
پرہیز ہے حب زر سے لازم — دولت کے نہ تم بنو ملازم
لب پر نہ بشر سوال لائے — یہ حرف زبان پر نہ آئے
لالچ سے آپ کو بچانا — دہوکے میں کبھی نہ اسکے آنا
لالچ کی جو چھوڑ دو گے عادت — ہر ایک کریگا تم سے الفت

ایثار و کرم

دولت سے غرض ہے صرف ایثار — ورنہ کس کام کے ہیں دینار
کوشش یہ برائے مال و دولت — اور سعی حصول جاہ و ثروت
محمود ہے اسلئے کہ انساں — کرتا رہے دوسروں پہ احساں

ے وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(بقرہ ع ۲۴) اور (لوگو) خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو۔ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۱۲

نادار کی وہ کرے اعانت　　محتاجوں کو دے بقدر حاجت
للہ بھی صرف کچھ کرے وہ　　کچھ اپنے عزیز کو بھی دے وہ
ہرگز نہ ہو مال و زر سے الفت　　کیا فائدہ جو دھری ہو دولت
جس شخص کو زر عزیز تر ہو　　جسکی دولت ہی پر نظر ہو
جسکو ہو جمع زر کی عادت　　پڑ جائیگی اسکو غصب کی لت
اوروں کے حقوق مار لیگا　　بیرحمی سے جمع زر کریگا
اور جب نہ ہو مال سے محبت　　ہوگی نہ اُسے ستم کی عادت
راحت عقبیٰ کی ہو جو منظور　　اتلاف حقوق سے رہو دور
جمع زر پر ہی دل نہ رکھو　　حاجتمندوں کی بھی خبر لو
ایثار کرو کہ بس یہی شئے　　انسان کا زینۂ شرف ہی
قرآن میں وَيُؤْثِرُوْنَ پڑھ لو　　لَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَة دیکھو

سے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۵ (النساء ع ۵) مسلمانو ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کرو ہاں آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو (اور اسمیں کچھ ہاتھ لگ جائے تو وہ ناروا نہیں) اور اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ مارو (تم سے یہ بات اسلئے کہی جاتی ہے کہ) اللہ تمہارے حال پر مہربان ہو ۱۲

سے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ قف (حشر ع ۱) اور اپنے اوپر تنگی کیوں نہ ہو (انصار و مہاجرین بہائیوں کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں ۱۲

انسان وہی ہے نیک کردار   حاجت مندوں کا ہو مددگار
ہے جود و سخا سے بڑھ کے ایثار   لٹ جاتا ہے بعض وقت گھربار
سامان جہاد کے لیے جب   مجلس حضرت نے کی مرتب
فرمایا کہ بہر جنگ کفار   کچھ مال ہے غازیوں کو درکار
صدیقؓ کہ تھے نبیؐ پہ قربان   لائے سب گھر کا ساز و سامان
دولت سب راہ حق میں دیدی   گھر میں اِک پائی بھی نہ رکھی
لازم ہے یہی کہ وقت حاجت   پڑ جائے جو قوم کو ضرورت
اوروں کے مفاد کو برابر   ترجیح دو اپنے فائدے پر
ایثار کرو جو پاؤ درہم   ہونے دو نہ شان قوم کی کم
رحمت کرے اپنی حق تعالےٰ   ہے دین کا جن سے بول بالا
اسلاف نے لاکھ زحمتوں سے   کیسی دل توڑ محنتوں سے
ایثار سے کام لے کے ہر دم   وہ رو کش معن و رشک حاتم
روشن کیا نام دین اسلام   ہمپر تا حشر ہے یہ انعام
کیا چیز ہے مال جان دیدی   مذہب کی تو آن بان رکھ لی
اسطرح لگایا باغ اسلام   پھل پاتے ہیں جس سے خاص اور عام
ہوتا نہ اگر سلف میں ایثار   اسلام کا پھیلنا تھا دشوار
ایثار و کرم ہی سے یہ گلزار   ہر وقت رہا جہاں میں بہار
ایثار و کرم ہی کی بدولت   اس وصف اتم ہی کی بدولت
ایسا پھولا پھلا یہ گلشن   غیروں کے بھرے گلوں سے دامن

جب کم ہوئی اسکی آبیاری — جب بند ہوا وہ فیض جاری
ایثار کی ہو گئی کمی جب — لوگوں کو رہا نہ پاس مذہب
پھولوں کی جگہ پہ رہگئے خار — موروں کی جگہ پہ رہگئے مار
پھر قوم میں ہو جو وصف ایثار — بنجائے دوبارہ رشک گلزار
اسلام کا خاصہ ہے ایثار — اسلام ہے ہر بشر کا غمخوار
جب تم ایثار سے بری ہو — پھر شاخِ مراد کیا ہری ہو
ایثار سے دین کی ہے ہستی — آباد کرم سے ہے یہ بستی
تم آپ کو کہتے ہو مسلماں — کرتے نہیں پھر کسی پہ احساں
دعوے ہے تو کچھ دلیل لاؤ — ایثار کا وصف تو دکھاؤ
ہے آب سے آبروئے گوہر — ورنہ پتھر پڑے ہیں دردر
خوشبو سے ہے قدر عود وصندل — لکڑی سے بھرا پڑا ہے جنگل

؎ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

(البقرہ ۲۲ع) (مسلمانو) نیکی یہی نہیں کہ (نماز میں) اپنا منہ مشرق (کی طرف کرلو) یا مغرب کی طرف کرلو۔ بلکہ (اصل) نیکی تو ان کی ہے جو اللہ اور آخرت اور فرشتوں اور (آسمانی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال (عزیز) اللہ کی حب پر رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا اور (غلامی وغیرہ کی قید سے لوگوں کی) گردنوں (کے چھڑانے) میں دیا۔ ۱۲

ایثار سے ہے بشر کی عزت ۔ ہے جود و کرم سے زر کی عزت
دیکھو تو رسول حقؐ کا ایثار ۔ کس درجہ سخی تھی ان کی سرکار
فرماتے کہ یا بلال انفق[1] ۔ لاریب تھے وہ رسولؐ صادق
حضرتؐ ہی کے پیروؤں میں ہو تم ۔ حضرتؐ کے طریق پر چلو تم
ہوتے ہیں کام کے مسلماں ۔ ہوتے نہیں نام کے مسلماں

رحم

وہ لوگ ہیں خوش نصیب بیشک[2] ۔ دنیا عقبیٰ انہیں مبارک
فطرت میں ہے جنکے رحم مضمر ۔ جو پیکر رحم ہیں سراسر
اس دہر میں نرم دل ہیں وہ لوگ ۔ جن میں نہیں ظلم و جور کا روگ
فطرت میں نہیں ہے انکی سختی ۔ گھٹی میں پڑا ہے رحم ان کی
جس شخص کے دل میں رحم ہوگا ۔ حاصل اسے ہونگے دین و دنیا

---

[1] اے بلال خرچ کر۔۱۲

[2] ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ (البلد ع ۱) (سو جو ناحق کی شیخی مارتا ہے چاہیئے تھا کہ اس گھاٹی میں ہو کر گزرتا) اس کے علاوہ ان لوگوں کے (زمرہ) میں ہوتا جو ایمان لائے اور ایکدوسرے کو صبر کی ہدایت کرتے رہے اور (نیز) ایکدوسرے کو (خلق خدا پر) رحم کرنے کی ہدایت کرتے رہے یہی لوگ (آخرت میں) مبارک (و خوش نصیب) ہونگے ۱۲

اللہ کی اس پہ ہوئی رحمت — مقبولِ جہاں ہے وہ نہایت
دنیا میں بھی نیکنام ہے وہ — عقبیٰ میں بھی شاد کام ہے وہ
بالرحم عطا کئے ہیں اسنے — بخشے ہیں دین کے خزانے
انسان میں رحم کی ہو عادت — ہرگز نہیں چاہئے قساوت
سنلو یہ رسولِ حق کا ارشاد — اور اسکو رکھو ہمیشہ تم یاد
جو اہلِ زمیں پہ مہرباں ہو — خوش اس سے خدائے آسماں ہو
یاد آگئی مجھکو نظمِ سعدی — تم کان لگا کے سن لو یہ بھی
حاصل نشود رضائے سلطاں — تا خاطرِ بندگاں نجوئی
خواہی کہ خدائے بر تو بخشد — با خلقِ خدائے کن نکوئی
وہ کون بشر ہے دل کا اندھا — جو حق کی عطا کا ہو نہ بندہ
گر چاہتے ہو حصولِ مقصد — ہو رحم خدا کا تم پہ بے حد
کرتے رہو رحم تم بھی سب پر — بیوہ، بیکس، یتیم، مضطر

امانت

جس میں کہ ہے شیوۂ امانت — ہے اسکی جہاں میں قدر و عزت

عن عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ ۱ ابوداؤد و ترمذی

عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہربانی کرنے والوں پر خدائے رحمٰن مہربانی کیا کرتا ہے۔ تو تم زمین والوں پر مہربانی کرو (خدا) تم پر مہربانی کرے گا ۱۲

کرنے لگے کوئی گر خیانت — اس چیز میں جو کہ ہو ودیعت
عزت برباد اسکی ہوگی — تم نے یہ بات دیکھی ہوگی
عزت جس آدمی نے کھودی — بے لطف ہے زندگی پھر اسکی
جسکی ہو چیز تم نے لی ہو؎ — یا اُسنے محافظت کو دی ہو
ویسی ہی اُسے حوالہ کردو — جب دینے لگو تو بے ضرر دو
اچھا نہیں اُسمیں کچھ تصرف — دینے میں نہو تمہیں تکلف
اچھا ہے جو بار سر سے ٹلجائے — ورنہ ممکن ہے کچھ بدل جائے
کرنا ہرگز نہ تم خیانت — خالق کو ہے اِس سے سخت نفرت
جو شئے لی ہو بغیر نقصان — اس کا دینا ہے فرض انسان
گر پیش نظر ہو اَنْ تُؤَدُّوا؎ — عزت میں کمی نہ ہو سرِ مو
اللہ نے حکم دیدیا ہے — ارشاد جنابِ مصطفٰے ہے
جسکو نہیں عادت امانت؎ — ایماں کی نہیں ہے اسمیں دولت

؎ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ (ابوداؤد و ترمذی) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تجھے امانت دی ہے۔ اُسے اسکی امانت ادا کردے۔ اور جسنے تیری خیانت کی ہے تو اسکی خیانت نہ کر ۱۲

؎ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا (النساء ع ۸) (مسلمانو) اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت (رکھنے) والوں کی امانتیں (جب مانگیں) انکے حوالے کردیا کرو۔ ۱۲

؎ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ

(باقی حاشیہ بر صفحہ ٦٧)

خائن کو کہا گیا منافق — خائن نہیں دوستی کے لائق
مومن جبدم کرے خیانت — ایماں رہتا نہیں سلامت
مشکل ہے بہت امین ہونا — سب خلق میں بہترین ہونا
یہ بھی سُن لو یہ وصف جوہر — محدود نہیں ہے صرف زر پر
ہر شئے میں ہے حاجت امانت — ہر بات میں اسکی ہے ضرورت
سلطاں ہے حقوق کا محافظ — ہے ملک کے حق میں ایک واعظ
حاکم کے واسطے حکومت — جب غور کرو تو ہے امانت
انسان کا جسم وجاہ ودولت — عزت، ناموس، درد ملت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦) لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ (مشکوٰۃ) حضرت انس کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت کم ایسا قصہ سنایا جسمیں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو امانت دار نہیں اس کا کچھ ایمان نہیں اور جسکے پاس عہد نہیں اسکا کچھ دین نہیں ۱۲

عـه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَ اِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (صحیحین) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں گو روزہ رکھتا نماز پڑھتا اور اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہو (۱) جب بات کہے جھوٹ بولے (۲) جب عہد کرے خلاف کرے (۳) جب اسکے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے ۱۲

عـه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ اِذَا يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ (صحیحین) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو کی امانت میں خیانت کرنیوالا خیانت کرتے وقت مومن نہیں رہتا (یہاں کامل مومن مراد ہے) تو لوگو اس گناہ سے اپنے تئیں دور رکھو۔ اپنے تئیں دور رکھو۔ ۱۲

حریت مذہبی و قومی — یہ سب ہیں امانتیں خدا کی
ان میں سے ہر ایک کی حفاظت — گر تم سے نہ ہو تو ہے خیانت
کہنا نہ کسی کا راز سنکر — شامل یہ اسی میں ہے مقرر
سرقہ ہو کہ غصب ہو کہ رشوت — صادق ان سب پہ ہی خیانت
یہ بات ذلیل کس قدر ہے — اسمیں کتنا بڑا ضرر ہے
اک شخص کی داب لیں امانت — مرضی کے خلاف و بے اجازت
اس نے تو دیا امین سمجھکر — ہم نے بدلے کچھ اور تیور
رکھی ہو جو چیز غبن کرلیں — یوں عزت و جان و مال و زر لیں
ہیں ایک کے حفظ میں جو اشیا — تم کو کچھ حق نہیں ہے اس کا
اک شخص کا مال چھین لینا — گویا ایمان کا ہے دینا
سرقہ ہو کہ غصب ہے خیانت — دارین میں پاؤ گے عقوبت
رشوت بھی گناہ ہے سراسر — اس جرم کے مرتکب ہیں اکثر

---

۵۰ وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۵ (البقرۃ ۲۳۶) اور مسلمانو آپس میں ناحق (ناروا) ایکدوسرے کے مال خورد برد نہ کرو اور نہ مال کو حاکموں کے پاس (رسائی پیدا کرنے کا) ذریعہ بناؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ (مشکوٰۃ) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور رشوت دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے ۱۲

جو مرد شریف ہو وہ ہرگز — رشوت کو نہیں رکھیگا جائز
یہ سب ہیں مخالف امانت — یہ عیب ہیں داخل خیانت
اک شخص تھا اس صفت میں مشہور — تھا مکر و دغا سے منزلوں دور
اس مرد کا نام تھا سموأل — تھا عہد و وفا میں فرد اکمل
اس وصف میں تھا وہ شخص یکتا — مشہور عرب تھا نام اس کا
اک روز اک مرد امرأ القیس — جرأت میں تھا فرد امرأ القیس
آیا اور اسنے حسب آئیں — اپنی زرہیں امانتاً دیں
زرہیں یہ کہکے کیں حوالے — لے لونگا جب آؤنگا سفر سے
لیکن تھا یمن کا ایک حاکم — سن کر یہ خبر ہوا وہ عازم
رکھتا تھا جو بغض و کینہ دلمیں — اس مرد امیں سے مانگیں زرہیں
زرہیں دینے کا سن کے انکار — لڑنے کے لئے ہوا وہ تیار
دیکھا جو عدو کا زور و تمکیں — گھبرایا سموأل خوش آئیں
بیٹھا رہا قلعہ ہی کے اندر — شاکر قسمت پہ اپنی ہوکر
لیکن باہر تھا اس کا بیٹا — اسوقت شکار کو گیا تھا
دشمن نے کیا اسے گرفتار — دینے لگا ہر طرح کے آزار
کہلا بھیجا کہ زرہیں دیدو — ورنہ لڑکے کو مردہ سمجھو
زرہیں دے دو تو ہوگا بہتر — ورنہ یہ پسر ہے اور خنجر
کیا کہنا ہے واہ اے سموأل — تیوری پہ بھی ذرا نہ تھا بل
زرہیں نہیں دینی تھیں نہیں دیں — کہلا بھیجا بحفظ تمکیں

جس نے جو چیز مجھکو دی ہے — تاکید حفاظت اُسنے کی ہے
ہرگز کسی اور کو نہ دوں گا — ٹیکا یہ کلنگ کا نہ لونگا
مانا کہ جو چیز ہے امانت — کچھہ بھی نہیں اسکی قدر و قیمت
لیکن میرا تو فرض ہے یہ — ہوں میں تو امین غرض ہے یہ
سو کھا ساجو یہ جواب پایا — غصہ اوس کینہ جو کو آیا
سر تن سے جدا کیا پسر کا — دل ہو گیا غم سے خوں پدر کا
دیکھا کیا اور دم نہ مارا — تڑپا کیا خاک و خوں میں پیارا
پابند وفا جو وہ رہا ہے — ضرب المثل آج ہو گیا ہے
جو شخص اس وصف میں ہو افضل — کہتے ہیں وفا میں ہے سموأل
سمجھو تاریخی اِس بیاں[۱] کو — عبرت حاصل کرو سبق لو
چھوٹے نہ یہ شیوۂ دیانت — تھامے رہو دامنِ امانت
مخصوص صفت ہی یہ نبی[۲] کی — پھر کیوں نہ ہو ہر صفت سے اچھی
سرکار کا جا بجا تھا مذکور — بچپن ہی سے تھے امین[۳] مشہور
اللہ عطا کرے امانت — دے بندوں کو اپنے صدق نیت

ایفائے عہد

تم عہد کرو اگر کسی سے — پورا کرو اُسے خوشی سے

ھ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (المائدہ ۱) مسلمانو! (اپنے) اقراروں کو پورا کرو۔

کرنا لازم ہے وعدہ ایفا — ہر طرح سے کرو اسکو پورا
تم قول اگر کسی کو دیدو — اسکا ہر وقت دھیان رکھو
جتنے گذرے ہیں لوگ اچھے — تھے اپنی زبان کے وہ سچے
بعضوں نے تو اپنی جان دیدی — لیکن نہ ذرا زبان پلٹی
ایسوں کی ثنا خدا نے کی ہے[عہ] — قرآں میں صفت لکھی ہوئی ہے
جھوٹے وعدوں کو چھوڑ دو تم — ایسے پیماں کو توڑ دو تم
ہرگز نہ کرو[عہ] فضول وعدہ — اچھوں کا تو یہ نہیں ہے شیوہ
وعدہ نہ کرو بحد امکاں — بہتر ہے کہ کم ہوں عہد و پیماں
اچھا ہے کہ ہو سکے جہانتک — وعدہ نہ کیا کرو یکایک
پہلے تم سوچ لو سمجھ لو — ممکن ہو اگر تو قول دیدو
جب بات کوئی زباں سے نکلی — بے شک وہ ہو گئی پرائی
وعدہ کی ہے سخت ذمہ داری — دشوار ہے اسکی استواری
گو وعدہ کا سہل تر ہے اظہار — لیکن ایفا ہے سخت دشوار

عہ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا (البقرہ ۲۳۶) (اصل نیکی تو ان کی ہے جنہوں نے کسی بات کا) اقرار کرلیا تو وہ اپنے قول کے پورے (ثابت) ہوئے۔ ۱۲

عہ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ (ترمذی) ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی سے جھگڑا مت کر اور نہ اس سے (اسدرجہ) مزاح کر جس سے اسے تکلیف ہو اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کر جسکو پورا نہ کر سکے ۱۲

یوں لے لو نہ سر پہ ذمہ داری　　دیکھو ہوگا یہ بوجھ بھاری
لیکن جب عہد کر چکو تم　　ایفا میں نہ اُسکے پھر رکو تم
یہ جان لو منہ سے جو کہو تم　　قائم اُس عہد پر رہو تم
پھر جان بھی اس میں گو چلی جائے　　پوری وہ ضرور بات کیجائے
انسان کے واسطے صداقت　　بے شک ہے جوہر شرافت
وعدہ کرنا ہمیشہ سچا　　دینا نہیں کہ کے جھوٹ دھوکا
سچ یہ خدا کی ہے عنایت　　سچ ہے یہ وصف آدمیت
جو منہ سے نکالو تم وہ سچ ہو　　ہر بات میں اُسکا دھیان رکھو
ہر کار کے صدق و راستی اور　　ایفائے عہود پر کرو غور
عبداللہ سے ہے یوں روایت　　سیکھو حاصل کرو نصیحت

عہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّۃٌ مَبِیْعٍ فَوَعَدْتُہٗ اَنْ آتِیَہٗ بِھَا فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاِذَا ھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُکَ (ابوداؤد)

ابو الحمساء کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی بعثت کے زمانے سے پہلے ایک چیز خریدی تھی اور مبیع کی کچھ قیمت میرے ذمے باقی رہ گئی تھی میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ باقی قیمت اسی جگہ لا حاضر کرتا ہوں (میں وعدہ تو کر لیا مگر مکان پر آکر بھول گیا) اور تین روز کے بعد یاد آیا (گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ) آپ اسی جگہ تشریف رکھتے ہیں (مجھے دیکھکر) فرمایا۔ عبداللہ! تو نے مجھے سخت تکلیف دی۔ میں تین روز سے اسی جگہ بیٹھا تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ ۱۲

باقی کسی شئے کی تھی جو قیمت   عبداللہؓ نے کہا کہ حضرتؐ
حاضر کرتا ہوں میں اسی جا   میرا کریں انتظار مولاؐ
کی عادتِ لطف نے سفارش   حضرتؐ نے قبول کی گذارش
لیکن وہ صحابیؓ ایسے بھولے   آئے نہیں تین روز گھر سے
وہ بھی تھے اگرچہ صادق الوعد   لیکن یاد آیا تین دن بعد
سرکارؐ کے پاس دوڑے آئے   لانی جو چیز تھی وہ لائے
فرمانے لگے رسولؐ باری   تم نے تکلیف واقعی دی
وعدہ کی بنا پہ میں اسی جا   بیٹھا رہا انتظار کرتا
سبحان اللہ آپؐ کو تھا   اپنے وعدہ کا پاس کتنا
یہ واقعہ پڑھ کے دل میں سوچو   وعدہ ہے بہت اہم سمجھ لو
سن لی اپنے نبیؐ کی حالت   تم بھی تو ہو انہیں کی امت
لازم ہے پیروی نبیؐ کی   ہے اس میں تمہاری ہی بھلائی

خودداری

خودداری و تمکنت ہی زیور   انساں کا ہے یہ نفیس جوہر
یہ دل کی ہے اک لطیف تحریک   کرتی ہے وقار سے یہ نزدیک
بڑھتا ہے بشر کا اس سے اعزاز   ہمجنسوں میں ہوتا ہے وہ ممتاز
ایسے کاموں سے رکھتی ہے باز   جس میں قائم رہے نہ اعزاز

جس سے کچھ فرق وضع میں آئے — عزت جس سے کہ رائگاں جائے
ہر امر رکیک سے ہے مانع — ہر وصف حسن ہے اس کا تابع
اعزاز و شرف ہی اسکا جوہر — انساں کو یہ کرتی ہے موقر
دولت یہ آدمی کو حاصل — ہوتی ہے جب اس کا دل ہو مائل
عزت اور سروری کی جانب — رفعت اور برتری کی جانب
حاصل ہوتی ہے سربلندی — عزت و دولت سے ارجمندی
جو شخص ہو باوقار و خوددار — اچھے رہتے ہیں اسکے اطوار
یہ وصف ہوا جسے عنایت — آتی نہیں اسکے پاس نکبت
رہتا ہے یہی خیال ہر دم — میرا نہ ہو مرتبہ کہیں کم
سرزد نہ ہو کوئی کام ایسا — کر دے جو ذلیل و خوار و رسوا
عزت پہ کہیں نہ حرف آئے — ایسا نہ ہو اپنی ہات جائے
اپنے اقوال سے وہ ہر دم — کرتا رہے حفظ ما تقدم
افعال برے کرے نہ ہرگز — بے جا وہ قدم دھرے نہ ہرگز
آلودہ کرے نہ اپنا دامن — عصیاں سے بھرے نہ اپنا دامن
نیت میں نہ اسکے ہو خرابی — کرتا نہ ہو کام میں شتابی
عصمت اسکی نگاہباں ہو — خود اسکا ضمیر پند خواہ ہو
تقوی جوہر ہو اسکے دل میں — عفت مضمر ہو اسکے دلمیں
ہر خلق عظیم کا ہو معدن — ہر وصف حسن سے ہو مزین
لوگوں کی نظر میں ہو نہ کہتر — اپنے کو نہ وہ کرے محقر

جو خود کو ذلیل و خوار کر دے　　اپنے کو جو بیوقار کر دے
اسمیں نہیں بات تمکنت کی　　دولت نہیں حفظ مرتبت کی
جس نے خود کو گرا دیا ہو　　اپنی ہی نظر میں ہیچ بُرا ہو
اوروں کی نظر میں بھی بُرا ہے　　اوج عزت سے گر گیا ہے
خودداری سے جاتی ہے دناءت　　ہو جاتی ہے مستقل طبیعت
ثابت قدمی ہو ہر خطر میں　　اپنا اعزاز ہو نظر میں
لالچ کو یہ وصف روکتا ہے　　ہر ایک بدی سے ٹوکتا ہے
جب فعل رذیل سے ہو پرہیز　　نام آوری اسپہ ہو گہر ریز
عزت اسکی بنی رہیگی　　خاطر اسکی غنی رہیگی
انسان کبھی نہ کھائے دھوکے　　اپنے جذبات بد کو روکے
خودداری پہ گر عمل کروگے　　دنیا میں باوقار ہوگے
خُودداری ہے اور شئے غرور اور　　وہ وصف ہے نیک یہ بُرا طور
خودداری ہے جوہر شرافت　　کرتا ہے غرور پست فطرت
اپنے کو سنبھالنا ہی محبوب　　اپنے کو بڑا سمجھنا معیوب
خودداری کا اک ثمر ہے عفت　　اور دوسرا پھل ہی اسکا غیرت
عفت غیرت نہیں ہی جسمیں　　اس شخص کا ہو شمار کس میں
بوزینہ خصال ہے وہ نادان　　صورت میں اگرچہ ہی وہ انسان

خودداری کا وصف جسنے کھویا
انسان کے نام کو ڈبو یا

غبطہ

دیکھے جو کسی کو خود سے بہتر — ہوتا ہے بشر کو غبطہ اکثر
یہ وصف ہے واقعی مبارک — ہے یہ سببِ کمال بیشک
غبطہ اس واسطے ہے جائز — خود بھی کرے سعی، ہوگا فائز
جب تک نہ ہو آدمی میں یہ بات — جب تک نہ بلند ہوں خیالات
جس میں نہ ہو خواہش ترقی — ثروت کی نہ آرزو ہو جسکی
بڑھتے ہوئے ہوں نہ جب ارادے — رفعت کا جسے نہ دھیان آئے
ہرگز خوشحال وہ نہوگا — اور اہلِ کمال وہ نہوگا
پستی میں رہے گا عمر بھر وہ — دنیا میں رہیگا بے ہنر وہ
بے شک ہے یہ مقبلوں کا شیوہ — انساں میں ہی اِک یہی تو جذبہ
حاصل ہوتی ہے جس سے رفعت — بڑھتی ہے بشر کی قدر و قیمت
دیکھو جو کسی کو نام آور — پاؤ جو کسی کو خود سے بہتر
اس کا ارمان تم کو آئے — احساس یہ دل کو گدگدائے
خواہش ہو کہ مثل اسکے بنجائیں — عزت، رفعت، بزرگیاں پائیں
ہم کو بھی نصیب ہو یہ دولت — اس خاص ہنر کی ہو لیاقت
اعزاز میں ہو جو کوئی فائق — ہم بھی ہو جائیں اسکے لائق
عالم، فاضل اگر کوئی ہو — ہو خواہش علم و فضل تم کو

دولت ہو اگر کسی کو حاصل — کرنے لگیں ہم بھی سعی کامل
ہے واقعی یہ شریف جذبہ — ہے خلق میں اسکا نام غبطہ
غبطہ ہے یہ حسد نہیں ہے — یہ نیک صفت ہے بد نہیں ہے
غبطہ ہے خمیرِ رشک سر شئے — اک عیب ہے اور اک ہنر ہے
ہے سعی کمال کا قرینہ — ہے بامِ عروج کا یہ زینہ
جس دل میں یہ نہ گدگدی ہو — حاصل ہوگا نہ اوج اسکو
یہ ہے اخلاقِ فاضلہ سے — سمجھو اوصافِ کاملہ سے
ہوتی ہے حسد میں بھی یہی شئے — اسکا بھی مادہ یہی ہے
یہ عادت نیک ہو کہ بد ہو — یہ شئے غبطہ ہو یا حسد ہو
ہر اک صورت میں مرد مفضول — اپنا رکھتا ہے بس یہ معمول
کرتا ہے بغیر فکر و وسواس — فاضل کی فضیلتوں کا احساس
حاسد ہے مگر بدی کے درپے — نعمت کا زوال چاہتا ہے
غبطہ کا یہ مدعا نہیں ہے — غبطہ میں کوئی خطا نہیں ہے
اوروں کے زیاں سے کچھ نہیں کام — مقصود ہے اپنا سود و آرام

تعصّب

ہرگز زیبا نہیں تعصّب — یہ عیب ہے باعث تعجّب

ع عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَشْفَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْعَصَبِیَّةُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ (ابوداؤد)
واثلہ بن اشفع کہتے ہیں کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ (جس عصبیت کو آپ منع فرماتے ہیں) وہ عصبیت ہے کیا چیز؟ باقی بر صفحہ ۷۸

یہ جہل بڑی بُری بلا ہے　　یہ درد وہ ہے جو لادوا ہے
ایماں میں اس سے نقص آئے　　عاصی مومن کو یہ بنائے
ہے نفسِ خبیث کی شرارت　　کرتا ہے جو نار وا حمایت
ظلمت ہے آدمی کے دل کی　　جس نے یہ آگ مشتعل کی
ویران کئے ہیں شہر اس نے　　کیا کیا نہیں ڈھائے قہر اس نے
کتنے ہوئے اس سے خانہ برباد　　ڈالی اس نے کچھ ایسی افتاد
پیاسا ہے آدمی کے خوں کا　　شعلہ ہے یہ آتش جنوں کا
باقی نہیں رکھتا آدمیت　　کھو دیتا ہے ایک دم میں عزت
اندھا بہرا بنائے دم میں　　انسان نہ آئے اسکے دم میں

(بقیہ صفحہ ۷۷) فرمایا تیرا اپنی قوم کی ناحق بات پر مدد کرنا ۱۲

ـه عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ (ابوداؤد) جبیر ابن مطعم سے روایت ہے کہ جناب پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قوم کی (بیجا) حمایت کیطرف لوگوں کو بُلائے (یعنے اس بات کی تحریک کرے کہ لوگ مبتلائے تعصب ہوجائیں) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص قوم کی حمایت (بیجا) کے لئے لڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو حالت تعصب میں مرجائے وہ ہم میں سے نہیں ۱۲

سه عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ (ابوداؤد) ابو الدرداء سے روایت ہو کہ جناب پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو الدرداء تیرا کسی چیز کو دوست رکھنا (اسکی برائی اور عیب سے) تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے ۱۲

اپنے مذہب کی پاسداری — انساں کا ہے فعل اضطراری
حق بات کی تم کرو حمایت — حق کی کرتے رہو اشاعت
جو آپ کو اپنے سچے دل سے — حق گوئی و راستی پہ سمجھے
اوروں کو بھی راہ حق دکھائے — اوروں کو بھی راستی سکھائے
عالم پہ ہے فرض حق کا اثبات — لازم ہے کہ روک دے خرافات
حق پر جو جاں نثار ہوگا — دارین میں کامگار ہوگا
ہو تم سے اگر کسی کو نسبت — تم پہ لازم ہے اسکی نصرت
لیکن رہو تم ہمیشہ محتاط — ہونے پائے نہ اسمیں افراط
ہو طرز عمل تمہارا اچھا — بیجا حرکت سے ہو مبرّا
تقریر میں حد سے بڑھ نہ جاؤ — بے فائدہ جوش میں نہ آؤ

ــه عَنْ عِبَادَةِ بْنِ كَثِيْرِ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ مِنْ اِمْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ (ابن ماجہ) عبادہ بن کثیر شامی جو فلسطین کے باشندوں میں سے (ایک نہایت معتبر اور ثقہ آدمی) ہیں اہل فلسطین میں کی ایک عورت سے جسکا نام فسیلہ تھا روایت کرتے ہیں کہ فسیلہ کہا میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ اُسنے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یعنے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آدمی کا اپنی قوم کو دوست رکھنا عصبیّہ ہے پیغمبر خدا نے (جواب میں) فرمایا کہ نہیں ولیکن آدمی کا اپنی قوم کی ناحق بات پر مدد کرنا عصبیّہ ہے ۱۲

اس کا ہر دم خیال رکھنا — ہر امر میں اعتدال رکھنا
اوروں کا حق تلف نہ ہو جائے — دُرِّ ایماں خذف نہ ہو جائے
اپنے ہوں اگر تو ہونے دیجے — ناحق باتوں کی پچ نہ کیجے
دشمن میں بھی گر ہوں عمدہ اوصاف — ہے ماننا ان کا عین انصاف
ورنہ ہٹ دھرمی ہے سراسر — کر دیتی ہے جو ذلیل و بدتر
اول ہوتی ہے اس سے نفرت — بڑھنے لگتی ہے پھر عداوت
تم میں ہونگے کمال جتنے — سمجھے جائینگے سب وہ فتنے
نظروں میں حقیر تم ہوگے — مقبول نظر کبھی نہ ہوگے
تذلیل کے ہو کبھی نہ درپئے — یہ بات سنو بہت بُری ہے
اچھی نہیں دوسروں کی تحقیر — رہتی نہیں اسمیں اپنی توقیر
فرمانِ خدا ہے لَا تَسُبُّوْا[ع] — رکھو اپنی زباں پہ قابو
جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ[ع] کا ہو دھیان — ہو پیش نظر خدا کا فرماں

ع وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام ۱۳۶) مسلمانو! جو لوگ خدا کے سوا (دوسرے دوسرے معبودوں کو حاجت روائی کے لئے) بلایا (یعنے انکی پرستش کیا) کرتے ہیں ان کو بُرا نہ کہو۔ یہ لوگ (بھی) براہِ نادانی ناحق (ناروا) خدا کو بُرا کہہ بیٹھینگے۔۱۲

ع اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (النحل ۱۲۶) (اے پیغمبر لوگو کو عقل کی باتوں اور اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کیطرف بلاؤ اور انکے ساتھ بحث (بھی) کرو تو ایسے طور پر کہ وہ (لوگوں کے نزدیک) بہت ہی پسندیدہ ہو (اے پیغمبر جو کوئی خدا کے رستے سے بھٹکا۔ تمہارا پروردگار اُس کے حال سے بخوبی واقف ہے اور (نیز) وہ ان لوگوں کے حال) سے (بھی) بخوبی واقف ہے جو راہ راست پر ہیں۔۱۲

محدود رہو بحدِّ مشروع — ہر بات کرو بطرزِ مطبوع
مقصود ہو صرف استمالہ — اوہام و شکوک کا ازالہ
تالیفِ قلوب گر ہو منظور — تم ہوگے مباحثہ میں منصور
باطل جو کرو کسی کا مذہب — اپنے کو رکھو بہت مہذب
ہر تو ہر وقت آدمیت — ملحوظ رہے تمہیں شرافت
تم کام جو لو ملائمت سے — اور دور رہو نہ مصلحت سے
سب لوگ کہینگے تم کو محبوب — ہو جاؤ گے تم دلوں کو مرغوب
باطل کی کبھی مدد نہ کرنا — بے راہ کہیں قدم نہ دھرنا
لازم ہے کہ قوم کا رکھو پاس — ہر دم رہے دل میں اسکا احساس
سچے مذہب کی تم رکھو پچ — ہر وقت ہو مطمح نظر سچ
اوروں کی مگر نہ ہو برائی — در پردہ ہے اسمیں خودستائی
اس عادت بد سے دور بھاگو — بھاگو۔ بھاگو۔ ضرور بھاگو
نرمی سے کہو۔ کہو اگر بات — نکلے نہ زبان سے خرافات
میٹھی باتوں سے رام کر لو — دشمن کو بھی تم غلام کر لو
دو نہ ہر بھی تو شکر ملا کر — جسمیں نہ گراں ہو وہ کسی پر

مشہور ہے یہ کہ سچ ہے کڑوا
حکمت سے بنا لو سچ کو میٹھا

ـہ عَنْ خَالِدِبْنِ مِعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ (ترمذی) معدان کے بیٹے خالد (تابعی) معاذ بن جبل (بقیہ برصفحہ ۸۲)

کِینَہ

ہوتا ہے جو کینہ دل میں پیدا — انسان نہیں اپنے بس میں رہتا
رہتی ہے خلش مدام دل میں — اور خواہش انتقام دل میں
آتا ہے کبھی جو ذکرِ دشمن — ہوتی ہے ضرور دل کو الجھن
ملنے کا جو اتفاق ہو جائے — جینا کم بخت شاق ہو جائے
کینہ سے بری نہیں کوئی شے — کینہ دوزخ کا اک شرر ہے
اسکو نہ لگے ہوائے شیطاں — ورنہ ہو گا یہ آتش افشاں
بڑھ جائے گا جب یہ رفتہ رفتہ — ڈھائے گا غضب یہ رفتہ رفتہ
حملہ[عہ] کوئی کرے جو تم پر — تم دفع کرو ضرور بڑھکر

(بقیہ صفحہ ۸۲) صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کسی ایسے گناہ پر سرزنش کرے جو اس سے صادر ہوا ہے (اور سرزنش بھی اسطرح کرے جس سے اسے عار آئے) تو جب تک وہ خود اسی گناہ میں مبتلا نہ ہولے گا مرے گا نہیں ۱۲

عہ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ (البقرہ ۲۴) وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۵ (البقرہ ۲۴) جو تم پر (کسی قسم کی) زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اُسنے تم پر کی ہی ویسی ہی تم بھی اسپر کرو (جزو آیت ۱۹۰ سورہ ۲) اور زیادتی نہ کرنا اللہ کسی طرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (جزو آیت ۱۸۶ سورہ ۲۵)

سرزد ظالم سے ظُلم جب ہو — جب جان پہ بسبب تعب ہو
بہتر تو ہے کام ضبط سے لو — گر یہ نہ ہو انتقام لے لو
انصاف کو ہاتھ سے نہ دو تم — حد سے بڑھکر عوض نہ لو تم
ہوگا گر انتقام بیجا — ظالم مظلوم خود بنے گا
ہرگز جائز نہیں ہے یہ بات — تا عمر کرو نہ تم ملاقات
بغض و کینہ رکھو ہمیشہ — نہ باؤ جہاں میں ظلم پیشہ
بہتر ہے خطا معاف کردو — سینہ کینہ سے صاف کردو
غصہ جو ہو تین دن سے زائد — پیدا ہو جاتے ہیں مفاسد
اس امر کا اہتمام رکھو — کینہ سے ذرا نہ کام رکھو

عہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران ع ۱۱) اور مسلمانو! سب ملکر مضبوطی سے
اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا ۱۲۔

سہ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا (البقرہ ع ۱۳) بس معاف کرو اور درگزر رو ۱۲۔

سہ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ (صحیحین) ابو ایوب انصاری کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روز سے اوپر کسی شخص کو اپنے بہائی سے ترک ملاقات جائز نہیں کہ دونوں مڈبھیڑ ہو تو ایک ادہر کو منہ موڑ کر چلا جائے اور دوسرا اودہر کو اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام (علیک) کرے ۱۲ مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ (ابوداؤد) جس نے اپنے بہائی سے ایک سال تک ملاقات ترک رکھی گویا اُسنے اسے قتل کر ڈالا ۱۲

لقمان نے اپنے حسبِ عادت — اِک دن بیٹے کو کی نصیحت
اے جانِ پدر یہ یاد رکھنا — ہرگز نہ کبھی عناد رکھنا
زیبا نہیں دشمنی بشر کو — کیوں مول لیں آپ ہی ضرر کو
ہے بغض کی جس کسی کو عادت — قسمت میں نہیں ہے اسکے راحت
افضالِ خدا سے دور ہے وہ — نادان ہے بے شعور ہے وہ

تمسخر

اوروں کی ہنسی نہیں ہے زیبا — ہنسنے سے کسی پہ فائدہ کیا
کیوں اور کا مضحکہ اڑاؤ — کیا وجہ کسی کو کیوں چڑہاؤ
آپس میں اگر ہنسی بڑھیگی — پھر رنجش باہمی بڑھیگی
تم طعن کرو نہ دوسروں پر — تہمت رکھو نہ اور کے سر
کچھ باعثِ آبرو نہیں یہ — تہذیب کی گفتگو نہیں یہ
ایسے حرکات چھوڑ دو تم — تمکین کے ساتھ ہو تکلم
مسخرو ہے وصفِ بد ہی بارہ — چھوڑوگے اسے تو ہوگے ہی خوار
اوروں کے مضحکہ سے حاصل — دیکھو تم میں ہیں کیا فضائل
پہلے تم آپ یہ کرو غور — دراصل تمہارے کیسے ہیں طور
تم میں تو نہیں ہے کوئی خامی — کیا سب اوصاف ہیں گرامی
ہر ایک صفت میں تم ہو کامل — ہر فعلِ حسن کے تم ہو عامل

ہوگئے اُسوقت حق بجانب　　پھر تم کو مزاح ہے مناسب
لیکن تم میں ہے ایسی کیا بات　　غیروں پہ جو کرتے ہو مباہات
اکثر جو مزاح کے ہیں عادی　　فطرت میں ہے جنکی کج نہادی
ایسا بھی ہوا ہے بیسیوں بار　　باتوں میں بڑھی کچھ ایسی تکرار
لڑ مر کے ہوئے وہ خانہ برباد　　دیکھو یہ مزاح کی ہے افتاد
بنیاد یہی ہے دشمنی کی　　اچھی نہیں بات دل لگی کی
لیکن ہے ظرافت اور ہی شے　　اس کا ہونا برا نہیں ہے
ہے زندہ دلی ہی ایک نعمت　　انسان میں چاہئے ظرافت
خوشدل رہے آدمی ہمیشہ　　اندوہ و الم کا ہے یہ تیشہ
جو خندہ جبیں ہے خوش رہیگا　　پائے گا نہ دکھ نہ غم سہیگا
ہاں زندہ دلی ہی زندگی ہے　　یہ بھی اک حسنِ آدمی ہے
لیکن جبھی کہ ہو تمسخر　　ہوتا ہے وہ باعثِ تکدر
اسکی نظروں میں دل لگی ہے　　اسمیں مگر اور کی ہنسی ہے
اس کا اچھا نہیں نتیجہ　　ہوتا ہے یہ رنج کا ذریعہ
اس سے پرہیز ہے ضروری　　تم کو لازم ہے اس سے دوری
لَا یَسْخَرْ[عہ] حکم ہے خدا کا　　شیوہ نہیں دل لگی کا اچھا

عہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۵ (حجرات ۲۶) مسلمانو!

(باقی بر صفحۂ ٨٦)

استہزا کی ممانعت ہے — تذلیل بہت بُری صفت ہے
مذموم بہت ہے مسخرا پن — کر دیتا ہے دوست کو یہ دشمن
استہزا تم کبھی نہ کرنا — اس کوچہ میں ہاں قدم نہ دہرنا
ابلیس کا کام ہے تمسخُر — فتنوں کا ہے اسکے یہ بڑا گُر
انسان ہو تم نہیں ہو شیطاں — ہر دم اس سے رہو ہراساں
غیروں کے نہ تم عیوب دیکھو — اپنی حالت کو خوب دیکھو
گر نفس کے حال سے ہو واقف — رنجش کے مآل سے ہو واقف
اصلا نہ غرض رکھو ہنسی سے — رکھو پرہیز دل لگی سے

ظُلم

کر دیتے ہیں خوبیوں کو برباد — ظلم و ستم و جفا و بیداد
جتنے دنیا کے ہیں معائب — یہ عیب ہے ان سبھوں پہ غالب
بیداد خلاف معدلت ہے — اسکی بیحد ممانعت ہے
ظالم سے ذلیل تر جہاں میں — ہرگز نہیں کوئی انس و جاں میں
کیا پاؤ گے غیر کو ستا کر — کیا نفع ملیگا ظلم ڈھا کر
اچھا نہیں غیر کو ستانا — بیجا ہے غریب کو رُلانا
سوچو دل میں ذرا تو مہربان — ہے دل کو دکھانا فخر کی بات؟
مانا تجھے شان و سروری دی — اورنگ و کلاہ قیصری دی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵) نہ (مرد) مردوں پر ہنسیں عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسیں (۔) عجب نہیں کہ جن پر ہنستی ہیں وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔ ایمان لائے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی بُرا ہے اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی (خدا کے نزدیک) ظالم ہیں ۱۲

لیکن وہ پاک حق تعالے — سب سے اعلیٰ ہے سب پہ بالا
اللہ ہر اک کا منتظم ہے — قبضہ میں اوسی کے ہے ہر اک شئے
بدلہ ہر ظلم کا وہ لے گا — ظالم کو سزائے ظلم دیگا
کر ترک جفائے ناروا کو — دکھلانا ہے منہ تجھے خدا کو
کسطرح وہ ہو خدا کا محبوب — ظالم ملعون ہے اور مغضوب
جس نے باندہی کمر ستم پر — جس نے دل ہیں چھوئے نشتر
اسکی نہیں نیکیاں بھی مقبول — ہو جاتے ہیں خار اس کے سب پہول
دو دن کی حیات پر نہ بھولو — اور روز حساب کو نہ بھولو
سمجھو کہ یہ ڈھیل ہے خدا کی — مہلت جو تمہیں ذرا عطا کی
لیکن اسکی گرفت ہے سخت — کر دیتی ہے ایک دم میں بدبخت
ابن آدم ہیں بھائی بھائی — مل جل کے رہو با آشنائی
کب ظلم روا ہے بھائیوں پر — کیوں جور و جفا ہے بھائیوں پر
اوروں کو ستاؤ تم نہ ہرگز — اپنوں کو رلاؤ تم نہ ہرگز

عہ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الشوریٰ ۴۲) الزام (تو) انہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور ناحق (ناروا) ملک میں (لوگوں پر) زیادتی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکو عذاب دردناک ہوگا ۱۲۔

عہ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ٥ (الشوریٰ ۴۲) بیشک وہ (اللہ) ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۱۲

عہ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ الظَّالِمَ حَتّٰى

(باقی بر صفحہ ۸۸)

ہے ظلم کسی کا مال لینا — مانگے تو جھڑک کے ٹال دینا
اچھی نہیں سرکشی خدا سے — ڈرتے رہو آفت و بلا سے
تم نے جو کیا ہو ظلم کوئی — سمجھو کہ اسی میں ہے نکوئی
مظلوم سے مانگ لو معافی — ہوجائے خدا کرے وہ راضی
ہو جائینگے ورنہ سوخت اعمال — ملجائینگے خاک میں سب آمال

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۰) اَنَّہٗ اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَ هِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (صحیحین) ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ظالم کو ڈھیل دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب اسکو پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا ان بعد پیغمبر صاحب نے آیت وَکَذٰلِکَ پڑھی یعنے اور (اے پیغمبر) جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور تمہارا پروردگار ان کو (عذاب میں) پکڑتا ہے تو اسکی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے بیشک اسکی پکڑ (بڑی) دردناک اور (بڑی) سخت ہے ۱۲

عہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہَا الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ (بخاری) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی پر کسی طرح کا ظلم کیا ہو یعنے اسکی آبروریزی کی ہو یا مال وغیرہ چھین لیا ہو تو آج اس سے اس ظلم کو معاف کرالے اس سے پہلے کہ دینار و درہم کچھہ پاس نہ ہونگے (اور معاف نہ کرایا تو قیامت کے دن) اگر اس (ظالم) کے پاس نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم اس سے چھین لئے جائینگے اور نیکیاں نہ ہونگی تو مظلوم کے گناہ لیکر اسپر لاد دئے جائینگے ۱۲

تم ظلم کبھی روا نہ رکھو — اس زہر کی تلخیاں نہ چکھو
بے داد کی رسم پہلے کم تھی — ہوتی گئی اس میں پھر ترقی
پہونچی آخر جب ایسی نوبت — باقی نہ رہی ذرا عدالت
تب حضرت نوحؑ لائے تشریف — لوگوں سے بہت اٹھائی تکلیف
ساڑھے نو سو برس گذارے — ظالم نہ ستم سے اپنے ہارے
خالق سے انہوں نے التجا کی — اس قوم کے حق میں بد دعا کی
طوفان ستم کا ایسا آیا — جس نے انہیں خاک میں ملایا
تھے جو کہ سوار کشتی نوحؑ — بس ان کی بچی عذاب سے روح
عبرت کے لئے یہ سارا قصہ — قرآن میں ہے خدا نے لکھا
لازم ہے کہ اب سے باز آؤ — مخلوق پہ ظلم تم نہ ڈھاؤ

سخن چینی و چغلخوری

بدبخت ہے دہر میں سخن چیں — ہر سمت سے مستحق نفریں

ع قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (الشعراء ۶۶) (آخر کار نوح نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو اب مجھ میں اور ان لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کر دے (یعنے ان پر عذاب نازل کر) اور مجھکو اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں انکو بچا لے چنانچہ ہمنے نوحؑ اور ان لوگونکو جو انکے (ہمراہ) بھری ہوئی کشتی میں انکے ساتھ تھے (عذاب طوفان) سے بچا لیا پھر اسکے بعد ہمنے باقی لوگوں کو غرق کر دیا بیشک اس (واقعہ) میں (بھی) البتہ (ایک) عبرت ہے اور نوحؑ کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں ۱۲

یہ عادت بد ذلیل تر ہے — یہ نفس خبیث کا اثر ہے
نمّامی بہت کمینہ پن ہے — ناپاک دلوں کا مکر وفن ہے
نمّام پہ ہے خدا کی پھٹکار — دیتا ہے دلوں کو جو کہ آزار
زیبا نہیں تم کو عیب چینی — مذموم ہے کذب آفرینی
اسکی باتیں اسے سنانا — یوں بیٹھے بٹھائے دل دکھانا
ایسا کرنے سے فائدہ کیا — تم کو ملجائیگا صلہ کیا
خوبی کو نہ لینا عیب چننا — ہر عیب کو گوشِ دل سے سننا
اسکی جا کر لگائی اس سے — اسکی کہدی برائی اس سے
کہنا یہ کسی سے کچھ سنا بھی — اُسنے یہ برائی کی تمہاری
اللہ بچائے اس صفت سے — اس عادت بد سے دور رہیے
ایسا جو ہو نابکار انساں — انسان کی شکل میں ہے شیطاں
سب میں ہے وہ بیگماں کمینہ — توبہ توبہ ہے بد قرینہ
نمّامی کا نخل جو لگائے — نیکی کا کبھی وہ پھل نہ پائے
اسکی ہرگز نہ آبرو ہو — جسکو عیبوں کی جستجو ہو
قرآں میں لَا تُطِعْ ہے آیا — اللہ نے ہے تمہیں جتایا

؎ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ (القلم ع ۱) اور (اے پیغمبر) تم کسی (ایسے نابکار) کے کہے میں (بھی) نہ آجانا جو بہت قسمیں کھاتا ہے اور آبرو باختہ ہے (لوگوں پر) آوازے کسا کرتا ہے (اور ادہر کی اُدہر اور اُدہر کی ادہر) چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔ اچھے کاموں سے (لوگوں کو) روکتا رہتا ہے۔ حد بندگی سے بڑھ گیا ہے۔ بد ہے۔ اکھڑ ہے اور اِن (عیوب) کے علاوہ بد اصل بھی ہے ۱۲

لوگوں کی برائیاں نہ لینا | خوبی جو ہو آپ میں نہ دینا
حضرت کو ہوا ہے حکم باری | تم چاہتے ہو جو کامگاری
نمام کے مکر میں نہ آنا | خاطر میں کبھی نہ اسکو لانا
اچھے کاموں سے روکتا ہے | انسان کے حق میں بھیڑیا ہے
باتیں سنکر ادہر اودہر کی | بھڑکاتا ہے آگ ظلم و شر کی
فرمایا رسول حق نے سن لو | قتات کبھی نہ جنتی ہو
سارے بندوں میں وہ برا ہے | اس عیب سے جو بھرا ہوا ہے
جسمیں ہو خوئے عیب چینی | عادت ہو دروغ آفرینی
وہ شخص ہے قابل ملامت | نازل ہوتی ہے اسپہ لعنت
رکھتے ہیں یہ خصلت ذمیمہ | اَلْمَشَّاؤُنَ بِالنَّمِیمَہْ

عہ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ (بخاری) حذیفہ کہتے ہیں میں نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سخن چین جنت میں داخل نہ ہوگا ۱۲

عہ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاؤُنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ (مشکوٰۃ) عبد الرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے بندوں میں بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان (کے چہرے) کے نور صلاح و تقویٰ) کو دیکھا جائے خدا یاد آجائے اور خدا کے بندوں میں بدترین بندے وہ ہیں جو ادہر کی اودہر اور اودہر کی ادہر چغلیاں لگاتے پھرتے، دوستوں میں جدائی ڈلواتے پاک اور بے لوث لوگوں کو تہمت لگاتے ہیں ۱۲

یہ وہ ہیں کہ جن کا صرف مقصد — اسکی کبھی اسکی ہے خوشامد
یاروں میں جدائی ڈالتے ہیں — اپنا مقصد نکالتے ہیں
بے لوث پہ اتہام دھرنا — بدنام بلا سبب بھی کرنا
تھا راز جو ان کے پاس امانت — کرتے ہیں اسی میں یہ خیانت
دو شخصوں میں پھوٹ ڈالتے ہیں — شاخیں وہ نئی نکالتے ہیں
یہ حضرت عائشہ[عہ] نے اک بار — حضرتؐ سے کہا کہ شاہ ابرار
بیشک ہے صفیہ پست قامت — کافی ہے تمہیں یہی ندامت
حضرتؐ نے کہا بہ بردباری — بخشے تم کو خدائے باری
تم نے اتنی بڑی کہی بات — سمجھو مل جائے گر یہی بات
دریا میں۔ تو آئے اسمیں طوفاں — پیدا ہو تغیر اور طغیاں
موجیں مارے ابھی سمندر — دریا میں بپا ہو شور اور شر

عہ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ (ترمذی)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو صفیہ کے فلاں فلاں عیوب بس کرتے ہیں اور ام المومنین عائشہ کا اس سے مقصود صفیہ کی کوتاہ قامتی کا عیب جناب پیغمبرؐ کے سامنے مذکور کرنا تھا۔ پیغمبر خداؐ نے فرمایا۔ عائشہ! تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر وہ سمندر میں ملائی جائے تو بلاشبہ سمندر میں تغیر پیدا کر دے (اور جب سمندر کی باوجود اس بڑائی کے جو وہ رکھتا ہے یہ کیفیت ہے تو پھر تمہارے اعمال کس گنتی میں ہیں) ۱۲

یہ بات تو کچھ اہم نہیں تھی   لیکن توہین کے قریں تھی
بدگوئی کبھی نہیں سزاوار   ہرگز نہ ہو آدمی دل آزار
بیہودہ ہے خوئے عیب جینی   کچھ خوب نہیں ہے عیب بینی
اس عیب سے حق بچائے ہم کو   اس خو کے قریں نہ لائے ہم کو
یارب بطفیل شاہ لولاک   رکھ جملہ عیوب سے ہمیں پاک
اوصاف حمیدہ دل میں بھر دے   بدخوئی سے سینہ صاف کر دے

غیبت

غیبت ہرگز نہیں سزاوار   غیبت کا بہت برا ہے آزار
یہ بھی ہے بھلا کوئی شرافت   کرنے لگیں دوسروں کی غیبت
اک شخص کی غیبت حاضری میں   ناحق اسکے عیوب کھولیں
غیبت کرنا برا مرض ہے   کیا جانئے اس سے کیا غرض ہے
بدگوئی کسی کی پیٹھ پیچھے   کرتے ہیں وہی جو ہیں کمینے
ہرگز جائز نہیں ہے غیبت   غیبت ہے بہت کمینہ خصلت
لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ کا فرماں   نازل کیا حق نے بہر انساں

عہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات ۲۶) مسلمانو! (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ

(باقی بر صفحہ ۹۴)

اللہ نے صاف کہدیا ہے — غیبت نہ کرے کوئی بُرا ہے
غیبت سے کیا ہے منع ربؔ نے — سمجھا معیوب اسکو سب نے
غیبت کرنے سے باز آؤ — دوزخ میں نہ اپنا گھر بناؤ
اَنْ یَّاکُلَ لَحْمَ پہ کرو غور — غیبت کے ہیں کسقدر بُرے طور
بھائی جو کسی کا مر گیا ہو — آئیگا پسند کیونکر اسکو
اپنے بھائی کا گوشت کھانا — فطرت یہ ہے یہ تو ظلم ڈھانا
حاضر نہ ہو جب کوئی برادر — مرنے والوں کے ہے برابر
مُردہ بھائی کا گوشت کھانا — جائز رکھیگا اسکو دانا؟
ہرگز یہ نہوگا آدمی سے — یہ تو ممکن نہیں کسی سے
جب تم کو نہیں ہے یہ گوارا — غیبت کا نہ نام لو خدارا
غیبت ناپاک تر غذا ہے — غیبت کا ثمر بہت بُرا ہے
انساں میں ہو بُری جو عادت — یا عیب ہو کوئی فی الحقیقت
اسکا اظہار اس کے پیچھے — کرنا ناحق کسی کے آگے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳) بعض شک (داخل گناہ) ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے بُرا کہے بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں۔ (تو غیبت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے) اور اللہ (کے غضب سے) ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۱۲

ــہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُهٗ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ

(باقی بر صفحہ ۹۵)

سمجھو ہے اسی کا نام غیبت | انجام میں جس کے ہے مصیبت
گر اسمیں نہ پایا جائے وہ عیب | بہتان کہینگے اسکو لاریب
غیبت سے زیادہ یہ بُرا ہے | یہ اس سے بھی بڑھکے ناروا ہے
غیبت بھی ہے اتہام بھی ہے | اس کا مجرم تو مفتری ہے
اُس کے لیے جسمیں ہو یہ عادت | لَا یُغفَرُ لَہٗ کی ہے روایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٩٤) مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ (مسلم) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو: تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں - فرمایا تمہارا اپنے (دینی) بھائی کو ایسی بات سے یاد کرنا جو اُسے ناخوش لگے (یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا بھلا اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو بھی غیبت ہی) فرمایا اگر اسمیں وہ بات پائی جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو بے شک تو نے اسکی غیبت کی۔ اور اگر اسمیں وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو یقینا تو نے اسپر بہتان باندھا۔

ع عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللہُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَتُوْبُ فَیَغْفِرُ اللہُ لَہٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَھَا لَہٗ صَاحِبُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا یَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِیْبَۃِ لَیْسَ لَہٗ تَوْبَۃٌ (مشکوٰۃ)

ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے (اور اسکی وجہ یہ ہے کہ) آدمی زنا کر کے توبہ کرتا ہے تو خدا اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ زانی توبہ کرتا ہے تو خدا اُسے بخش دیتا ہے (کیونکہ زنا حق اللہ ہے) اور غیبت کرنیوالے کی بخشش نہیں ہوتی تا وقتیکہ وہی شخص بخشے جسکی غیبت کی ہو (کیوں کہ یہ کسی کا حق ہے) اور انس کی روایت میں یوں آیا ہے کہ پیغمبر خدا جناب نے فرمایا زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کیلئے توبہ نہیں۔

محبوبِ خدا نے یوں کہا ہے — غیبت ہی اَشَدُّ عَنِ الزِّنا ہے
کہتے ہیں انسؓ کہ مصطفےٰ جب — معراج کی شب ہوئے مقرب
اک جا حضرتؐ یہ دیکھتے ہیں — کچھ لوگ پڑے سسک رہے ہیں
تانبے کے بنے ہوئے ہیں ناخن — بس اُن کو ہے رات دن یہی دھن
انجام کو اپنے سوچتے ہیں — اپنے چہروں کو نوچتے ہیں
ہوتے ہیں لہولہان ہر دم — کھوتے ہیں وہ اپنی جان ہر دم
جبریلؑ نے عرض کی کہ حضرتؐ — ان لوگوں کی کھول دوں حقیقت
جیتے تھے یہ غیبت پر کسی کا — کھاتے تھے یہ گوشت آدمی کا
غیبت سے انہیں نہیں تھی فرصت — بہتان کی پڑ گئی تھی عادت
اب درد سے آپڑا انہیں کام — دم بھر کے لئے نہیں ہے آرام
تکلیف و الم میں روز و شب ہیں — اس رنج و بلا میں سب کے سب ہیں
پھنس جائیں گے بس ان آفتوں میں — رہتے ہیں یہاں جو غیبتوں میں
غیبت، بہتان، جھوٹ، الزام — جنکے دن رات ہیں یہی کام

ع عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَھُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمُشُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَصُدُوْرَھُمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ (ابوداؤد) انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میرا پروردگار مجھے اوپر چڑھا لے گیا (یعنے مجھے معراج ہوئی) تو میرا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جنکے تانبے کے ناخن تھے (اور وہ ان سے) اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل چھیل کر لہولہان کر رہے تھے میں نے جبریلؑ سے کہا جبریل! یہ لوگ کون ہیں انہوں نے کہا یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) لوگوں کا گوشت کھاتے اور انکی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے ۱۲

دل کو رہتی ہے فکر اکثر — دوزخ سے نجات ہوگی کیونکر
اے بار خدا بحق سرورؐ — بندوں پر رحم کی نظر کر
ہم سے ہوتے ہیں روز و شب جرم — کرتے رہتے ہیں بے سبب جرم
غیبت پھیلی ہوئی ہے سب میں — ہر اک انسان ہے تعب میں
لکھے، پڑھے، مولوی، مقدس — جاہل، ان پڑھ، غریب، بیکس
یہ سب کے سب اس میں مبتلا ہیں — مجرم ہیں، قابل سزا ہیں
لیکن تو فضل کر الٰہی — دھو دے اعمال کی سیاہی
ہے ایسی وسیع تیری رحمت — رکھتی ہے ترے غضب پہ سبقت
غیبت سے بچائے رکھ الٰہی — بندوں کی نہ اس سے ہو تباہی
ہم تیرے رسول کی ہیں امت — ہم سے ہے انہیں بڑی محبت
امت کا الم نہ تھا گوارا — ہر وقت خیال تھا ہمارا
تو ان کے طفیل بخش ہم کو — کر دور دلوں سے رنج و غم کو
باطن کے مرض کو دور کر دے — سینوں کو معرفت سے بھر دے
ہو فضل ترا تو کچھ نہیں دور — ہو جائیں تمام جرم کافور
کرتے ہیں خطا کا اپنی اقرار — تو بخش دے اے کریم غفار
ہیں گرچہ ہمارے جرم بیحد — تو کردے معاف بہر احمدؐ
رحمت کے امیدوار ہیں ہم — ہر چند گناہگار ہیں ہم
ہم نے لَا تَقْنَطُوْا[ع] کا ارشاد — قرآن شریف سے کیا یاد

ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۵ (الزمر ۲۶) اے پیغمبر ان لوگوں سے (باقی بر صفحہ ۹۸)

اپنے ارشاد کے اثر سے　　یارب محفوظ رکھ ضرر سے

نِفَاقْ

انساں کا نفاق یا دوروئی　　ہے صدق و ورع سے جنگجوئی
اس جرم کے مرتکب نہو تم　　دور اسکی ہوا سے بھی رہو تم
انساں سے کبھی شریف انساں　　رکھتا نہیں دل میں بغض پنہاں
جو لوگ رذیل ہیں ہمیشہ　　ہے ان کا نفاق خاص پیشہ
ملتے ہیں بصد خلوص و رغبت　　دل میں ہے بھری ہوئی خیانت
مخلص ہیں وہ سامنے اگرچہ　　جب پیٹھ پھری تو کینہ ور ہیں
انساں کے خیر خواہ بنکر　　در پے نقصان کے ہیں سراسر
تم غور کرو کہ یہ دوروئی　　ہے کتنی بڑی کمینہ خوئی
ہے کفر سے بھی نفاق بدتر　　کوئی نہیں عیب اس سے بڑھکر
مَاکَانُوا مُهْتَدِیْنَ کو پڑھ لو　　انجام پہ تم نگاہ رکھو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷) کہدو کہ اے ہمارے بندو جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرما تا ہے (اور) وہ بیشک (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

؎ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۵ (البقرہ ۳۶) یہی (منافق) وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی سو نہ تو انکی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ راہ راست پر ہی قائم رہے ۱۲

قرآن میں ہے جو درکِ اسفل　　ہے اہلِ نفاق کا وہ مدخل
رکھتے ہیں نفاق جو نبی سے　　ہونگے اسفل میں وہ سقر کے
ہوگا نہ وہاں کوئی مددگار　　ہونگے وہ آپ اپنے غمخوار
لَا تَعْلَمُهُمْ کو دیکھ لو تم　　عبرت پکڑو حذر کرو تم
دو بار عتاب ان پہ ہوگا　　پھر سخت عذاب انپہ ہوگا
دنیا کیا بر سر خطا ہے　　اچھا اسے سمجھیں جو برا ہے
سمجھے ہیں منافقوں کو دانا　　کہتے ہیں کہ ہے وہی سیانا
عاقل کا واہ کیا یہی طور؟　　دل میں کچھ اور لب پہ کچھ اور
وضع شرفا پہ خاک ڈالی　　کرنے لگے سب زمانہ سازی
نیت میں بھی ہو اگر خیانت　　ہے یہ بھی دوروئی کی خباثت
ہے ذا الوجہین قول حضرت　　وہ شخص ہے بدترین خلقت

عہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا (التوبہ ع۳) کچھ شک نہیں کہ
منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہونگے اور اے پیغمبر (ہاں) تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤگے ۱۲
سہ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ (التوبہ ع۱۳)
(اے پیغمبر) تم ان کو نہیں جانتے ہم ان کو (خوب) جانتے ہیں سو ابھی تو ہم (دنیا میں) انکو دوہری مار دینگے
پھر (آخر کار قیامت میں) بڑے (سخت) عذاب کی طرف لوٹائے جائینگے ۱۲
سہ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ اَشَرَّ النَّاسِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ (صحیحین) ابوہریرہ کہتے ہیں
کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن دورو شخص کو سب لوگوں سے بڑا اور بدتر

(باقی برصفحہ ۱۰۰)

پھر اسکو بڑ ہو جو کی روایت — حضرت عمارؓ نے بہ صحت
ہونگی آتش کی دو زبانیں — ہر اہل نفاق کے دہن ہیں
جو دل میں ہے وہ زباں پہ لاؤ — سچ بات کبھی نہ تم چھپاؤ
دل ہیں ہو کسی سے گر عداوت — اچھی نہیں سامنے محبت
دہوکا ہے، فریب ہے، یہ چل ہے — ایماں کا چراغ اس سے گُل ہے
یہ تو نہیں شیوہ مسلماں — اسطرح کریں کسی کا نقصاں
ظاہر میں بڑے ہی یار نکلیں — باطن ہیں دغا شعار نکلیں
گمراہ ہیں سب نفاق والے — یارب ان سے ہمیں بچالے

نخوت و تعلّی

نخوت یا کبر یا تعلّی — ہو فخر کہ عُجب و خود پسندی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) حالت میں پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک ڈہب سے اور ان لوگوں کے پاس دوسرے ڈہب سے آمد و رفت کرتا ہے (یعنے ایک گروہ کو انہیں خوش کرنے کے لیے ان کی سی اور دوسرے گروہ کو راضی رکھنے کے لیے ان کی سی کہدیتا ہے ۱۲

جھین
عن عمار رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذا الوجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیامۃ لسانان من نار (دارمی) عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں دو رخی کرتا رہا ہوگا قیامت کے روز اسکی آگ کی دو زبانیں ہونگی ۱۲

سچ پوچھئے تو یہ عیب سارے | بیشک ہیں عدوئے جاں ہمارے
سب حفظ نفوس پر ہیں مجبول | اس حد تک ادّعا ہے معقول
لیکن یہ شرط ہے مقرر | فی نفسہٖ آدمی ہو بہتر
انسان میں ہو اگر کوئی بات | تو بھی نہیں کوئی فخر کی بات
لیکن پھر بھی ہے حق بجانب | اعزاز کا ہو اگر وہ طالب
اور جبکہ ہو کمال کوئی | بہتر ہی ہو مآل کوئی
ایسے انسان کا تکبر | دراصل ہے قابل تمسخر
فطرت میں ہے آدمی کی یہ بات | ہے ذوق تفاخر و مباہات
جو وصف ہو اسمیں بہتریں ہو | ہر بات پہ اسکی آفریں ہو
لیکن جب یہ نہ ہو میسر | یا وہ نہو اور کے برابر
جب ہو کسی وصف میں نہ اعلیٰ | پھر ہے اسکا فضول دعوےٰ
کہتے ہیں اسی کو کبر و نخوت | جسمیں ہوتی ہے اسکو ذلت
یہ اپنے خیال برتری کو | اعزاز و وقار و سروری کو
ظاہر کرتا ہے غیر پر بھی | یوں کرتا ہے مفت خود فروشی
اپنی کرتا ہے جب ثنا وہ | ہوتا ہے ذلیل بارہا وہ
یہ بات ہے ناگوار سب کو | نخوت ہوتی ہے بار سب کو
ہے مورد قہر بسکہ مغرور | سب کے نزدیک ہے وہ مقہور
گر ترک کرے وہ یہ برائی | اور چھوڑ دے وصف خودستائی
کیوں رکھیں نہ پھر عزیز اسکو | کیوں سمجھیں نہ باتمیز اس کو

لیکن یہ خیال برتری کا　　یوں تو نہیں مٹ سکیگا اصلا
تھوڑا سا فقط سمجھ کا ہے پھیر　　انساں کرے تو غور کچھ دیر
پہنچیگا مآل کار پر وہ　　ہو جائے گا خود سے باخبر وہ
سوچے - نخوت سے جو بھرا ہو　　کس بات پہ ہے غرور اسکو
یہ فضل و کمال و زہد و تقویٰ　　یہ مال و منال و زور اعضا
یہ حسن و جمال و شوکت و جاہ　　مٹ جائینگے ایک روز ناگاہ
اک دن سب کو زوال ہوگا　　اور سب کا یہی مآل ہوگا
یہ سب اوصاف ظاہری ہیں　　اسباب فسردہ خاطری ہیں
جتنے ہیں صفات ہیں اضافی　　نخوت کیلئے ہیں غیر کافی
یہ حسن و جمال ہے جو موصوف　　لوگوں کے مذاق پر ہے موقوف
کالی اور موتی چور آنکھیں　　ممدوح ہیں اپنی سرزمیں ہیں
جسکی ہوتی ہے چشم ازرق　　محبوب نہیں یہاں وہ مطلق
یورپ میں مگر حسین وہی ہے　　دلبر وہی نازنیں وہی ہے
یاں زلف سیہ ہے سب کو مرغوب　　یورپ میں ہیں بھورے بال محبوب
گندم گوں آدمی حبش میں　　جا نکلے تو کوڑھی اسکو سمجھیں
یاں لعل لبی ہے داخل حسن　　یورپ میں نہیں ہے شامل حسن
اس حسن کا اعتبار کیا ہے　　اچھا ہے کہیں کہیں برا ہے
وہ اس سے یہ اس سے منحرف ہے　　ہر اک کا مذاق مختلف ہے
پھر حسن پہ یہ غرور کیسا　　اپنے کو سمجھنا دور کیسا

مانا کہ ہے تم میں زور بازو　　حاصل ہر شخص پر ہے قابو
تم صاحب زور و پہلوان ہو　　مانا کہ ہزار پر گراں ہو
لیکن ہوتا ہے عجز پیدا　　جب سوء مزاج ہو ذرا سا
ہو جائے گا جب نڈھال انساں　　پھر اسکو پچھاڑنا ہے آساں
انسان ہو لاکھ زور آور　　لیکن نہ کرے غرور اسپر
ہے زر پہ عبث غرور کرنا　　سب چھوڑ کر اک دن ہے مرنا
ہے مال پہ ناز امر بیجا　　کل اور کا آج ہے تمھارا
کر دے دور فلک جو چاہے　　شیخی زیبا نہ ہو گی زنہار
جس شے کو زوال اسقدر ہو　　اسدرجہ جو غیر معتبر ہو
کیا کوئی کرے غرور اسپر　　نظروں میں ہو مال کیوں موقر
یہ دولت و مال یہ خزانہ　　یکساں رکھتا نہیں زمانہ
کس بات پہ کیجئے تکبر　　ہر چیز ہے قابل تغیر
یہ مال و منال جاہ و حشمت　　ہو جاتے ہیں دم زدن میں غارت
اک چشم زدن میں لاکھ کے گھر　　ہو ہو گئے خاک کے برابر
دینداری و زہد و پارسائی　　ہرگز نہیں وجہ کبریائی
دیکھے گئے اہل شرع اکثر　　تقوی جنہیں کچھ ہوا میسر
بس ہو گئے حق کے برگزیدہ　　بن بیٹھے وہیں خدا رسیدہ
مقبول الہ خود کو سمجھیں　　جو ان کو نہ مانیں گا لیا دیں
جتنے زاہد ہیں ان میں کوئی　　شاید ہی غرور سے ہو خالی

بنجاتے ہیں صاحبِ تقدس | کرتے نہیں احتساب النفس
دوزخ کے عذاب سے ہیں فارغ | اللہ رکھے نظر ہے بالغ
پرواہ نہیں وہ کریں جو چاہیں | نخوت کی نئی نکالیں راہیں
اوروں کو مگر یہ نام کے پیر | دیکھا نہ کریں بچشمِ تحقیر
بڑھ کر تم سے ہیں اتقیا بعض | فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
تم میں ہو جو کوئی بات بہتر | اچھا نہیں فخر دوسروں پر
زیبا نہیں طرزِ خود پسندی | ہرگز نہیں اسمیں ارجمندی
خود بینی و عجب یارِ عونت | انساں کو کرتے ہیں فضیحت
جس طرح خزاں کی وہ ہوائیں | آندھی بنکر جو خاک اڑائیں
لاتی ہیں چمن پہ اک تباہی | ہو جاتی ہے خشک پتی پتی
آتی ہے کبھی جو تیز آندھی | اکثر گر جاتے ہیں شجر بھی
ایسے ہی غرور اور نخوت | انساں کی مٹاتے ہیں فضیلت
انسان کے سارے نیک اخلاق | جن میں وہ ہوا ہے کامل اور طاق
پیدا ہوتے ہی کبر و نخوت | ہو جاتے ہیں دم کے دم میں رخصت
یہ کبر بہت برا ہے واللہ | کر دیتا ہے آدمی کو گمراہ
غیروں کے عیوب کو نہ چھانو | اپنی کمزوریوں کو مانو
اوروں کو حقیر مت سمجھ لو | ہرگز نہ برا کہو کسی کو
بے شک تم بھی ہو نیک بندے | ظاہر نہ کرو مگر کسی سے
اچھا نہیں یہ غرورِ تقوےٰ | تم زہد سے اپنے ہو نہ اعلیٰ

(ابتدائے پارہ ۳) ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) بعض کو بعض پر ترجیح دی ہے۔

بخشے چاہے جسے وہ معبود / مسعود نہ تم نہ غیر مردود
ایمان پہ انحصار ہے صرف / نیت پہ مدار کار ہے صرف
اسمیں کچھ شک نہیں کہ اعمال / انسان کی بہتری پہ ہیں دال
لیکن جب ہو غرور پیدا / قہر رب ہو ضرور پیدا
ہے کبر و غرور اور نخوت / انساں کے لئے خلاف فطرت
مٹی سے بنا حقیر انساں / پھر کس لئے ہے شریر انساں
مٹی کی صفت ہے خاکساری / اللہ کو یہ صفت ہے پیاری
سوچے اتنا تو مرد مغرور / اتنا ہی رہے نہ عقل سے دور
موٹی سی بات ہے سمجھ لے / ہستی کو تو اپنی دیکھے پہلے
خود بینوں کے یہ ساز و سامان / جسپر وہ اسقدر ہے نازاں
ہیں عہد حیات کے عوارض / دو دن کے لئے ہے اسپہ قابض
اعزاز و کمال و دولت و زر / موقوف ہے صرف زندگی پر
ایسی کتنی یہ زندگی ہے / ہستی نہیں اعتبار کی شئے
دولت ہے نہ ہے حیات باقی / ہے ایک خدا کی ذات باقی
بس کبر و غرور سے بچو تم / نخوت کا طریق چھوڑ دو تم
ہے کبر و غرور حق کو زیبا / سب سے جو ہے بلند و بالا
جب لائق کبر اک خدا ہے / پھر کبر بشر کو کب روا ہے
ہر بات میں آدمی ہے مجبور / گر کبر کرے ہے عقل سے دور
محتاج ہے سر بسر خدا کا / پھر کبر کا کیوں بنے وہ پتلا

نخوت سے جو زبان کھولے
اپنے کو بڑا سمجھ کے بولے
عالم میں رہے ہمیشہ ناکام
اٹھے دنیا سے وہ بدانجام
اللہ سے بھی نہ پائے انعام
ہو دونوں جہاں میں طعن و الزام

دکھاوا اور شہرت پسندی

سر میں سودا نہ ہو ریا کا
مقصود نہ ہو کبھی دکھاوا
جو کام ہو وہ خلوص سے ہو
اللہ سے چشم اجر رکھو
تم نے جو کیا ہو کوئی احسان
ہونا ہرگز نہ اس پہ نازاں
احسان اگر کوئی جتائے
بدلہ کیا خاک اسکا پائے
مقصود ہو جبکہ صرف شہرت
بنجائینگی نیکیاں بھی آفت

ع عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مسلم) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے ۱۲

کچھ نفع نہ پائیگا ریاکار — گو صرف کرے وہ لاکھ دینار
شہرت کے لیئے ہو جو سخاوت — کرنا ہے مال و زر کا غارت
یوں دی ہے خدا نے اسکی تمثیل — تفہیم ہے یوں برائے تسہیل
ہو مدِ نظر جسے دکھاوا — اسکی نسبت یہ سمجھو گویا
دانے پتھر پہ اس نے ڈالے — جس پر مٹی کے بھی تھے ڈھیلے
برسیگا مگر جب اسپہ پانی — ہوگی برباد جانفشانی
بہ جائیگا پھر ہر ایک دانہ — پڑ جائیگا غم کا تازیانہ
احسان کرو تو بھول جاؤ — پھر اسکو زبان پر نہ لاؤ
شہرت طلبی کی یہ سخاوت — لائیگی عاقبت میں آفت
ہو تم میں جو وصفِ زہد و تقوی — اس سے بھی نہ دو کسی کو دھوکا

ے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ
النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ
فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۵

(البقرہ ۲۶۶) مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے سے اس شخص کی طرح اکارت
مت کرو جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیئے خرچ کرتا اور اللہ اور آخرت کا یقین نہیں رکھتا۔ تو اسکی
(خیرات کی) مثال چٹان کی سی ہے کہ اسپر (کچھ تھوڑی سی) مٹی (پڑی) ہے۔ پھر اسپر برسا زور کا مینہ۔ اور
اسکو سپاٹ کر (کے بہا) گیا (اسی طرح قیامت میں) ریاکاروں کو اس (خیرات) میں سے جو انہوں نے
کی تھی کچھ بھی ہاتھ نہ لگیگا۔ اور اللہ ان لوگوں کو جو (نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا۔۱۲

کرتے ہو خدا کی جب عبادت　　ہو پیشِ نظر خلوصِ نیت
امید کسی سے یہ نہ رکھو　　عابد زاہد کہیگا تم کو
شہرت کا مدار ہو نہ اس پر　　مقصود رہے رضائے داور
جس وقت نماز کو کھڑے ہو　　آئے یہ خیال بھی نہ تم کو
سب دیکھ کے طاعتِ خدا میں　　مقبول، بزرگ، تم کو سمجھیں
مقصود جب اس سے ہو شہرت کی　　ہوگی نہ خدا کی خاص طاعت
طاعت میں ہو جب غرض تمہاری　　بے شبہ وہ ہے سیاہ کاری
یہ زہد، یہ اتقا نہیں ٹھیک　　مقبول نہیں خدا کے نزدیک
ظاہر داری کی یہ عبادت　　بیکار ہے بلکہ اور زحمت
نیت خالص ہو آدمی کی　　خواہش نہ ہو نام آوری کی
کچھ شائبہ غرض نہ رکھنا　　مقصود کوئی عوض نہ رکھنا
طاعت ہوتی ہے کبریا کی　　بس چاہیئے بندگی خدا کی
اس زہد سے اتقا سے حاصل　　سینوں میں ہو بھیڑیوں کے دل جب

ے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ (مشکوٰۃ) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے عمل لوگوں میں مشہور کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اپنی مخلوق کے کانوں پر مشہور کر دیتا ہے۔ اور دنیا و عقبیٰ میں اُسے حقیر اور بے قدر کرتا ہے ۱۲

سے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ

(باقی بر صفحہ ۱۰۹)

ظاہر داری ہو صرف منظور مقصد یہ کہ متقی ہوں مشہور
عیّبتلاؤ کہ کیا کروگے اُس دم فرمائیگا جب خدائے عالم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸) رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ (ترمذی) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچھلے زمانہ میں بہت لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دنیا کو دینی عملوں سے طلب کرینگے اور اس سے لوگوں کو دہوکے میں ڈالینگے اظہار نرمی اور تواضع کے لئے کھلڑیاں پہنینگے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہونگی اور دل بھیڑیوں جیسے (انہی لوگوں کے بارہ میں) خدا فرماتا ہے کیا لوگ میری مہلت دینے سے مغرور ہو گئے ہیں ؟ (نہیں) بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہیں تو مجھے اپنی قسم ہے کہ میں اُن لوگوں پر ان ہی میں سے ایک فتنہ ایسا اٹھا کھڑا کر دونگا جو بردبار سے بردبار کو بھی حیران و مبہوت بنا دیگا ۱۲

ے عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ (مشکوٰۃ) ابو فضالہ کے بیٹے ابو سعید جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب خدا تعالےٰ قیامت کے روز جسکے برپا ہونے میں کسی طرح کا بھی شک وشبہ نہیں ۔ لوگوں کو جمع کریگا تو ایک پکارنے والا چاروں طرف پکار دیگا کہ جو شخص (دنیا میں) اپنے اس عمل میں جو خدا کے لئے کیا تھا کسی اور کو شریک کرتا (یعنے ریا کرتا تھا) اسے چاہیئے کہ اپنے اس فعل کا ثواب بھی خدا کے علاوہ کسی اور سے مانگے ۔ کیونکہ خدا (بلحاظ شرکت) تمام شرکاء سے غنی تر اور بے نیاز ہے ۱۲

جسکی خاطر عمل کیا تھا جا مانگ لے اس سے اجر اپنا
ظاہر داری سے دور ہو تم نفرت کی ہے شئے نفور ہو تم

حرص و طمع

مذموم صفت ہے آرزو حرص کرتی ہے ذلیل و سفلہ خو حرص
جس شخص کو مال کی ہوس ہو کیوں خوار نہ صورت مگس ہو
دولت ہو لاکھ اس کے گھر میں سودا زر کا بھرا ہو سر میں
اسکی ہوتی رہیگی خواری حاصل ہوگی نہ بختیاری
گو لاکھ وہ جمع کرکے مر جائے ایسی دولت سے نفع کیا پائے
ہے حرص بہت کمینہ عادت ہوتے ہیں حریص اہل نکبت
نفرت لازم ہے اس بشر سے جو نفع نہ پائے سیم و زر سے
یوں دولت و مال جمع کرنا مٹی میں دبا دبا کے دھرنا
یوں زر کو گاڑنا زمیں میں رکھنا سی سی کے پوستیں میں
اچھی نہیں یہ صفت ہی خست زیبا نہیں مال و زر سے الفت
کچھ مال پہ منحصر نہیں حرص ذلت سے ہے ہر طرح قرین حرص
لالچ ہرگز نہیں سزاوار طماع پہ ہے خدا کی پھٹکار
لالچ کا ہو جسکے سر میں سودا ہر دم وہ کبیدہ دل رہیگا
اس شخص کو جو ہو زر کا عاشق بس فکر یہی رہیگی لاحق

کچھ اور بھی مال جمع ہوجائے — گو جان بھی اسمیں کیوں نہ کھو جائے
پروا نہیں اسکو اس ہوس میں — وہ قید ہے حرص کے قفس میں
دولت کا خیال دلنشیں ہے — کمبخت کو سوجھتا نہیں ہے
قاروں کا بھی اگر ہو ہمسر — بڑھتی جائیگی خواہش زر
کچھ اور بڑھیگی مال کی دُھن — لائینگے رنگ حرص کے گُن
دولت کا رہیگا غم ہمیشہ — نکلیگا اسی پہ دم ہمیشہ
سمجھے اتنا تو مردِ طامع — کس کام کا زر نہ ہو جو نافع
جب وقت پہ زر نہ کام آئے — پھر مال کا رنج کیوں اٹھائے
اسطرح سے جمع کرکے حاصل — کیا پائیگا جب ہو موت نازل
پھر کیوں لالچ میں مبتلا ہو — پھر کیوں مقہورِ کبریا ہو
بے فکر نہیں حریص انساں — اپنے ہاتھوں سے ہے پریشاں
اسکو نہیں زندگی میں راحت — جمع زر و مال کی ہے زحمت
جسمیں جتنی ہے زر پرستی — اتنی ہی اُسے ہے تنگدستی
جس شخص میں ہو طمع کی عادت — مشکل ہے کہ اسمیں ہو دیانت
دیکھو اک حرص کی بدولت — پیدا ہوتی ہے کیا شقاوت
ہوگا انساں تباہ اس سے — سرزد ہونگے گناہ اس سے
دھوکا ہو کہ جھوٹ یا خیانت — کرتے ہیں یہ حرص کی اعانت
سرقہ ہو کہ رہزنی کی گھاتیں — ترغیب طمع کی سب ہیں باتیں
یہ حرص و ہوا کا جال پھندا — کر دیتا ہے آدمی کو اندھا

ہیں حرص و ہوس کے یہ نتیجے — لالچ ہی کے سب ہیں بیج بوئے
جو لوگ ہیں پیر یا کہن سال — طامع دیکھے گئے بہر حال
لالچ ہرگز کریں نہ بوڑھے — بے موت کے یوں مریں نہ بوڑھے
قانع رہیں جو ملے خدا سے — یہ وصف ہے بڑھ کے کیمیا سے

بچوں میں نہ وصف ہو یہ پیدا — طفلی میں نہ ہو یہ غم ہویدا
بچے گر لالچی رہیں گے — لالچ کا الم اگر سہیں گے
پھر عیب یہ جائیگا نہ تا مرگ — ان کو ہوش آئے گا نہ تا مرگ
ڈہائیں گے غضب جوان ہو کر — دولت پائینگے دین کھو کر
پڑ جائیگی حرص کی جو عادت — باقی نہ رہے گا خوف ملت
بچپن ہی میں حرص دور کر دو — لالچ سے انہیں نفور کر دو
دیکھا گیا بس یہی ہمیشہ — بچے ہوتے ہیں حرص پیشہ
کمسن ہیں ابھی سمجھ نہیں ہے — سمجھینگے وہ کیا بھلی بری شئے
لیکن ہے والدین کا فرض — ہو مد نظر یہ ہے بڑا فرض

عہ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَیَشِبُّ فِیْہِ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ (صحیحین) انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم جوں جوں بوڑھا اور ضعیف ہوتا چلا جاتا ہے اسمیں دو چیزیں جوان اور قوی ہوتی جاتی ہیں ایک مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص ۱۲

ہر عادت بد سے ان کو روکیں   تنبیہ کریں ہمیشہ ٹوکیں
کھانے پینے میں حرص اصلا   بچوں کے لئے نہیں ہے زیبا
ہر وصف کو دلنشیں وہ کردیں   اس رنگ کو بچپنے میں بھر دیں
بچپن سے انہیں غنی بنائیں   قسمت کا انہیں دھنی بنائیں
ڈالیں انہیں عادتِ قناعت   بچوں سے کریں کبھی نہ غفلت

گو حرص خراب ہے دنی ہے   اخلاق کی اسمیں رہزنی ہے
لیکن اعمال نیک میں حرص   اوصاف و مآل نیک میں حرص
محمود ہے ۔ قدر کے ہے لائق   ایسا انساں ہے سب پہ فائق
اچھے کاموں میں جب ہوس ہو   اخلاق میں اسکو دسترس ہو
پڑھنے لکھنے کا ہو جو لالچ   ایسے لالچ کی کیجیے پچ
اعمال حسن میں حرص انساں   ہے عزت و برتری کا ساماں
تم نیکیوں میں رہو ہوسناک   ہو جاؤ گے ہر برائی سے پاک
دیکھو جو کسی کو نیک و عابد   اس کے بنجاؤ تم مقلّد
تم پر اتریگا خوانِ رحمت   ہو جاؤ اگر حریص طاعت
طامع رہو علم و فضل کے تم   ہو حرص کہ ہم کو ہو تقدم

تم جمع کرو زرِ فضیلت
کوشش کرو بہر نقد طاعت

رشک و حسد

دل میں نہ رکھو حسد کسی سے
حیوان بنو نہ آدمی سے

حاسد کبھی بہرہ ور نہ ہوگا
محسود کا کچھ ضرر نہ ہوگا

حاسد خود پیچ و تاب میں ہے
اپنے ہاتھوں عذاب میں ہے

ہوگا یہ مرض جب آدمی کو
بس مار اوتاریگا اسی کو

عزت یہ لیگا شان لیگا
برباد کرے گا جان لیگا

ہے آپ ہی رنج و غم میں یکسر
حاسد کا ہے کیا بُرا مقدر

شاہوں میں جو ہوتی ہے لڑائی
کرتا ہے حسد ہی رہنمائی

ہوجاتے ہیں اس حسد میں برباد
مٹ جاتی ہے سلطنت کی بنیاد

کھو دیتے ہیں اپنی بادشاہت
آخر میں اٹھاتے ہیں ندامت

کم بخت یہ آگ ہے بلا ہے
ذلت اس جرم کی سزا ہے

فرمان ہے لَا تَحَاسَدُوْا کا
ہوجاؤ حسد سے تم نہ رسوا

عہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا (صحیحین)

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) اپنے تئیں بدگمانی

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۱۱۵)

جتنی قومیں ہوئی ہیں نابود — وہ رہ چکی ہیں حسود محسود
اس رشک سے اگلی امتوں پر — نازل ہوا قہر رب سراسر
اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدْ کو سمجھو — یہ حکم دیا نبیؐ نے سب کو
ذم اسکی حدیث میں ہے وارد — یہ خُلق حَسَن کی ہے مگر ضد
کہا لیتا ہے رشک نیکیوں کو — جسطرح کہ آگ لکڑیوں کو
ہیزم پہ اثر جو آگ کا ہو — انسان حسد سے یوں فنا ہو
مٹجائینگی نیکیاں تمہاری — یہ عیب اگر ہو تم میں ساری
جس شخص پہ تم حسد کروگے — اپنا ہی کچھ بگاڑ لوگے
محسود کے واسطے تو یہ شئے — کچھ اور دلیل برتری ہے
ہوتا جو واقعی نہ اچھا — اسپہ کیوں کوئی رشک کرتا
تم ہوکے حسد سے دامن آلود — ثابت کرتے ہو فضل محسود

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴) کرنے سے دور رکھو۔ کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے عیب نہ ٹٹولو اور جاسوسی نہ کرو اور دوسرے کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اور باہم دشمنی نہ رکھو اور خدا کے بندو! سب بھائی بھائی بنے رہو ۱۲

سه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداؤد) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اپنے تئیں حسد سے دور رکھو کیونکہ حسد نیکیوں کو اسطرح کہا جاتا ہے جسطرح آگ ایندہن کو کہاجاتی ہے ۱۲

دشمن ہو تو دشمنی کرو تم — الٹے یا اسکو فصل دو تم
آدمؑ سے چلا ہے رشک کا جرم — سرزد پہلے ہوا یہی جرم
قابیل ہوا ہے جس سے مقہور — قصہ قرآں میں ہے یہ مذکور
آدم کے پسر تھے ایک ہابیل — اور نام تھا دوسرے کا قابیل
ہر ایک نے بارگاہِ حق میں — کیں حسبِ طریق کچھ نیازیں
مقبول ہوئی نیاز ہابیل — جسکو قابیل پر تھی تفضیل
اللہ کے پاس تھی نہ معقول — قابیل کی نذر کی نہ مقبول
کہنے لگا رشک سے مقرر — تجھکو ہونے نہ دونگا جابر
اک دن تری جان لونگا بےشک — بھائی سے کہا لَاَقْتُلَنَّکْ
آخر آمادہ ہوگیا وہ — صحرائے حسد میں کھوگیا وہ
بھائی کی حسد سے جان لے لی — ایمان سی شئے حسد میں دے دی

ؐ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ آدَمَ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ (المائدہ ۱۹۶) اور اے پیغمبر ان لوگوں کو آدمؑ کے دو بیٹوں (ہابیل و قابیل) کے واقعی حالات پڑھ کر سناؤ کہ جب دونوں نے (خدا کی جناب میں) نیازیں چڑھائیں تو ان میں سے ایک (یعنے ہابیل) کی قبول ہوئی اور دوسرے (یعنے قابیل) کی قبول نہ ہوئی (قابیل مارے حسد کے بھائی سے) لگا کہنے کہ میں ضرور تجھ کو قتل کر کے رہونگا ۱۲

ؐ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵ (المائدہ ۹) (قابیل کے) نفس نے اسکو اپنے بھائی کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا (چنانچہ) آخر کار اسکو مار ڈالا اور آپ ہی گھاٹے میں آ گیا ۱۲

کھودی خود عافیت کی دولت | مقصود جو تھا زوال نعمت
کچھ اسکو ملا نہ قتل کرکے | صدمے ذلت کے خود اٹھائے
ہرگز نہ حسد کرو کسی پر | یہ رشک و حسد ہیں تیغ و خنجر
زخمی کرتے ہیں آدمی کو | کرتے ہیں ذلیل و خوار اسی کو
جس شخص میں ہو حسد کی عادت | اسمیں نہیں نام کو شرافت
ناکام رہیگا خوار ہوگا | دنیا میں وہ دلفگار ہوگا
سارے اوصاف نیک و بد میں | روحانی عذاب ہے حسد میں

بُہتان

بہتان ہی جھوٹ کی ہے اک شان | اس سے بچتا رہے مسلمان
ہے اِثمِ مُبین[عہ] کا گنہگار | ایسا انسان ہے جفاکار
ہے آپ ہی مرتکب گنہ کا | لاکن یَرمِ بِہٖ بَرِیئًا
ہو صاف بری گناہ سے جو | سر تھوپے اوسکے اس گنہ کو
الزام دہرے پھر اسپہ ناحق | جس نے نہ کیا ہو جرم مطلق

عہ وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ۵ (النساء ۱۶ع) اور جو شخص کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہو۔ پھر وہ اپنے قصور کو کسی بیگناہ پر تھوپ دے تو اس نے بہتان اور گناہ صریح (کا بوجھ اپنی گردن پر) لادا۔ ۱۲

یہ بات ذلیل کسقدر ہے — بہتان ہے جھوٹ ہی یہ شر ہے
بالاتر ہے یہ کذب سے بھی — عادت ہرگز نہیں یہ اچھی
اس کے لئے حکم سخت تر ہے — ایسوں کے واسطے سقر ہے
ہوتی ہے بعض میں یہ عادت — رکھہ دیتے ہیں بے سبب بھی تہمت
لذت ملتی ہے انکو اس میں — سو فتنہ و شر نہاں ہے جس میں
جسکو چاہیں کریں وہ بدنام — ہو واقعی بد کہ نیک فرجام
دل میں نہیں کچھ بھی خوف معبود — رسوا کرنا انہیں ہے مقصود
وہ مرد ہو یا ہو کوئی عورت — رکھدیتے ہیں اسپہ ایک تہمت
اس مرد کی شان میں کہ جس نے — اوروں پر اتہام رکھے
کرتا ہے وہ کبریائے واحد — یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰت وارد
یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بھی ہے — تہمت کی صفت بہت بری ہے

عہ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ (نوح ع ۲) جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں جو (بیچاریاں ایسی باتوں سے محض) بے خبر ہیں اور ایمان رکھتی ہیں (ایسے لوگ) دنیا اور آخرت (دونوں) میں ملعون ہیں۔ اور (قیامت کے دن) ان کو بڑا (سخت) عذاب ہوگا۔۱۲

عہ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا (الاحزاب ع ۷) اور جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بے اس کے کہ انہوں نے قصور کیا ہو ناحق کی تہمت لگا کر ایذا دیتے ہیں تو (وہ جھوٹ)

(باقی بر صفحہ ۱۱۹)

اچھا نہیں ہوتا کام ان سے ۔ لیگا رب انتقام ان سے
دنیا اور عاقبت میں ان پر ۔ بے شک ہے عذاب حق مقرر
تم چاہتے ہو اگر بھلائی ۔ حاشا نہ لو اپنے سر برائی
تہمت سے دور ہی رہو تم ۔ بہتان عدو پہ بھی لو تم

خوشامد

بچو نہ کرو کبھی خوشامد ۔ ہے اسمیں فریب مکر بیحد
دل کی بیماریاں ہیں جتنی ۔ مہلک کوئی نہیں ہے اتنی
جھوٹ اس میں ہے باعث خرابی ۔ بینا و نحس ہے اس صفت کی
جو بات نہ ہو کسی میں اچھی ۔ اچھی کرتی ہے چاپلوسی
قارون کے مثل جو ہوں کنجوس ۔ حاتم انکو بتائیں افسوس
تلوار پکڑنا جو نہ جانیں ۔ رستم کا حریف انکو مانیں
آتی نہیں جس کو بات کرنی ۔ سحباں سے ہے بڑھکے مدح اسکی
گھر سے باہر بھی جو نہ نکلیں ۔ ان کو ابن بطوطہ کہدیں
سمجھیں جو نہ زنجبیل و ادرک ۔ ان کو کہیں بوعلی سے زیرک
کچھ طب میں جنہیں مداخلت ہو ۔ عیسٰی کا نظیر کہدیں ان کو
پوری اردو بھی جو نہ جانیں ۔ برتر غالب سے انکو مانیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸) طوفان اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں ۱۲

قصے ہو جائیں کچھ اگر یاد — کہنے لگیں واعظوں کا استاد

القصہ اسی طرح کی باتیں — ہوتی ہیں خوشامدی کی گھاتیں

کرنے لگے جب کوئی خوشامد — موقوف کرو تم اسکی آمد

تعریف کرے جو کوئی بیحد — سمجھو اس کو نری خوشامد

اس مدح سے کیوں نہ دل کو غم ہو — جو ہجو ملیح سے نہ کم ہو

جو شخص کیا کرے خوشامد — ہر بات کو اسکی تم کرو رد

لازم ہے کہ مدح بے سبب کا — نکلیگا کوئی بُرا نتیجا

تعریف کے تم جو ہو گے خوگر — یہ یاد رکھو کہ تم کو اکثر

جھوٹی باتوں پہ ہوگی رغبت — سچی باتوں سے ہوگی نفرت

تعریف جو ہو تملق آمیز — ظاہر میں تو ہوتی ہے دلاویز

لیکن اسکی ہے یہ حقیقت — پردے میں ہے مدح کی مذمت

اس سے تمہیں انفعال ہوگا — آخر میں بُرا مآل ہوگا

ہرگز نہ سنو فضول تعریف — بیکار ہے بے اصول تعریف

جو لوگ کہ کرتے ہیں خوشامد[عه] — عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں بیحد

ہر چند وہ مدح آفریں ہیں — غیبت میں ضرور عیب چیں ہیں

عه عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ (مسلم) اسود کے بیٹے مقداد کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ لوگ تمہاری تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں تو اُن کے مونہوں میں خاک ڈالدو ۱۲

دیکھا تمہیں اہلِ نمائش — کرنے لگے سامنے ستائش
اغیار کی مجلسوں میں جاکر — کہتے ہیں خوشی سے مسکرا کر
اِک اُلّو کو ہمنے آج مارا — تعریف سے شیشے میں اُتارا

بَدگوئی

منہ سے نہ نکالو تم بری بات — بدگوئی بہت ہے شرم کی بات
اچھی باتیں کہو زباں سے — ظاہر ہو ادب ہر اک بیاں سے
ہو فحش کلام کی جو عادت — حاصل ہوگی نہ کچھ سعادت
ہرگز نہ زباں پہ لاؤ گالی — بد ہے وہی جسنے بد دعا لی
شیریں سخنی کا وصف ہی خوب — خالق کو بھی ہے یہ بات مرغوب
قُولُوا حُسْنًا ہوا ہے ارشاد[1] — فرمانِ خدا کو تم رکھو یاد
میٹھی باتیں کیا کرو تم — لوگوں کی دعا لیا کرو تم
تم بات کرو تو مسکرا کے — محفل سے اٹھو تو دل لبھا کے
کی عرض کسی نے مصطفےٰؐ سے — بتلائیے مجھ کو کام اچھے
کہنے لگے یوں نبی اکرمؐ — قابو[2] میں رکھو زبان ہر دم

---

[1] وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ ۱۰۶) لوگوں سے اچھی طرح (نرمی کے ساتھ) بات کرنا ۱۲

[2] اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ (جز و ترمذی) اپنی زبان کا مالک بن جا ۱۲

شیریں سخنی ہو خو تمہاری
ہو تلخ نہ گفتگو تمہاری

جس روز کہ ہوگا روزِ محشر
پوچھیگا یہ تم سے رب اکبر

گویائی کی دی تھی ہمنے قوت
کِس کام ہیں صرف کی یہ دولت

آئیگا جواب جب نہ کچھ بن
بنجائیگی یہ زباں ہی دشمن

یوں عرض کریگی ربّ باری
مجھکو رہی اِس سے دلفگاری

لوگوں کو بُرا بھلا سُنایا
بے خوف کہا جو منہ میں آیا

دِل توڑ دیا ہر اِک بشر کا
پتلا یہ بنا ہوا تھا شر کا

غیبت، تہمت، بدی، خرافات
تھا کام اِنہیں سے مجھکو دن رات

ہوگی یہ سزائے بدزبانی
پائینگے عذابِ جاودانی

کُندے دوزخ کے ہونگے یکسر
رہجائینگے اپنے ہاتھ ملکر

تم اپنی زبان کو سنبھالو
زنہار نہ حرفِ بد نکالو

کردو گر ترک بدزبانی
تم پر ہو خدا کی مہربانی

تمت